بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد اور نعت و نظم کا خوبصورت گلدستہ

نغماتِ بے مثال

ترتیب

مولانا محمد سالم انظرؔ قاسمی بھرونوی سیتامڑھی

امام وخطیب کوثر مسجد چنگیری

ناشر

مکتبہ حمیدیہ، بھرون، سیتامڑھی

تفصیلات

نام کتاب	:	نغماتِ بے مثال
مرتب	:	محمد سالم انظرؔ قاسمی بھرونوی سیتامڑھی ، امام وخطیب کوثر مسجد چنگیری، کرناٹک، **09739721048**
سن طباعت	:	شوال المکرّم ۱۴۳۵ھ مطابق اگست ۲۰۱۴ء دوسری بار : جمادی الآخر ۱۴۴۲ھ 20-01-2021 :
صفحات	:	**80**۔ تعداد......گیارہ (۱۱۰۰) سو۔ قیمت: ۷۵/ **(RS: 75)**
ناشر	:	جامعہ مدینۃ العلوم، موضع: جگولیا، پوسٹ بھلورا، وایا: اورائی، ضلع: مظفر پور مکتبہ حمیدیہ، مقام بھرون، پوسٹ: سیتر، وایا: بدھ نگرا، ضلع: سیتامڑھی (بہار)

گذارش

کتاب ’’گلدستہ‘‘ کی پیشکش کے بعد نعتوں کا گلدستہ ’’نغمات بے مثال‘‘ بھی پیش خدمت ہے، جس میں تقریباً اسی سے زائد قیمتی اور خوبصورت نعتیں و نظمیں ہیں جو عشق نبوی، محبت رسول، عقائد وخیالات کی پختگی اور شرک وبدعت کی تردید سے لبریز ہیں، ان شاء اللہ یہ طلبہ کے ذہن وفکر کی تبدیلی کا تریاق بھی ثابت ہوں گی، شروع میں دوسرے مختلف شعراء حضرات کی نعتیں ہیں اور اخیر میں احقر کی لکھی ہوئی چند نعتیں شامل کی گئی ہیں، اللہ تعالیٰ اسے بے حد قبول فرمائے اور محبت رسول ﷺ کے ساتھ نجات کا ذریعہ بنائے (آمین) قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

محمد سالم انظرؔ قاسمی ابن جناب حمید الرحمٰن صاحب بھرون

حمد الٰہی

از: مولانا احسان محسن قاسمی

لاالہ الا اللہ ، لاالہ الا اللہ، لاالہ الا اللہ

دل کو اگر چمکانا ہے، گر ایمان بنانا ہے
ملت کو بتلانا ہے، نگری نگری گانا ہے

لاالہ الا اللہ ، لاالہ الا اللہ، لاالہ الا اللہ

گلیوں میں چوباروں میں ، کوچوں میں بازاروں میں
مسجد میں گردواروں میں ، کہہ بات یہی للکاروں میں

لاالہ الا اللہ ، لاالہ الا اللہ، لاالہ الا اللہ

وحدت کے میخانوں میں ،رندوں میں، پیمانوں میں
مرشد کے دیوانوں میں، دُھن ہے یہی مستانوں میں

لاالہ الا اللہ ، لاالہ الا اللہ، لاالہ الا اللہ

گلہائے گلشن میں ہے، فنکاروں کے فن میں ہے
ہر دل کی دھڑکن میں ہے، ہر مومن کے من میں ہے

لاالہ الا اللہ ، لاالہ الا اللہ، لاالہ الا اللہ

بالائی میں پستی میں، ویرانوں میں، بستی میں
تو آگ لگا کر ہستی میں، کہتا پھر یہ مستی میں

لاالہ الا اللہ ، لاالہ الا اللہ، لاالہ الا اللہ

بوندوں کی بوچھار میں ہے، پھولوں کی مہکار میں ہے
سالک کے افکار میں ہے ، محسنؔ کے اشعار میں ہے

لاالہ الا اللہ ، لاالہ الا اللہ، لاالہ الا اللہ

☆☆☆

مناجات باری تعالیٰ

از: مولانا احسان محسن قاسمی

یہ لگن ہے دل کی یہ آرزو، تیرا نام ہر سو بلند ہو
تیرا ذکر عام ہو کو' بکو ، تیرا نام ہر سو بلند ہو
تو رحیم ہے تو کریم ہے، تیری ذات سب سے عظیم ہے
تیری شان جلَّ جلالہ، تیرا نام ہر سو بلند ہو
یہی سوچ ہو یہی فکر ہو، میرے لب پہ تیرا ہی ذکر ہو
شب و روز ہو یہی جستجو، تیرا نام ہر سو بلند ہو
یہ جبل اور ان کی یہ وادیاں ، یہ ہوا، فضا، زمیں، آسماں
نظر ان میں آتا ہے تو ہی تو، تیرا نام ہر سو بلند ہو
تو ہی ذرہ ذرّہ میں جلوں گر، تجھے دیکھے بھی کوئی دیدہ ور
یہی گنگناتے ہیں گل اور بو، تیرا نام ہر سو بلند ہو
یہ زمین اور یہ آسماں، یہ حسین محفل و کہکشاں
ہیں تجلی سے تیری سرخرو، تیرا نام ہر سو بلند ہو
میرے دل میں گرچہ ہے گندگی، نہ ہے کچھ سلیقۂ زندگی
مئے عشق سے تو کرا وضو، تیرا نام ہر سو بلند ہو
یہ ستاروں کی انجمن کہکشاں، تیری ذات ہی کا ہے آئینہ
تر اذکر عام ہو چار سو تیرا نام ہر سو بلند ہو
تیرا عشق دل میں ہو موجزن ، تیری حمد ہی ہو میرا سخن
تو ہے محسنِ ہمہ رنگ و بو تیرا نام ہر سو بلند ہو

☆☆☆

حمــــد

ہر انسان کے ہونٹوں پر ہے مالک تیرا نام

حمد کیا کرتی ہے دنیا، تیری صبح و شام

مکڑی جالاتان کے تیری حمد کیا کرتی ہے

ہر چڑیا تیرے ہی دانوں سے پیٹ اپنا بھرتی ہے

پتھر کے اندر کیڑوں کو رزق تو ہی پہونچائے

چاند ترا آکاش ترا اور تیری ہی دھرتی ہے

جو کچھ ہے سب کچھ تیرا ہے ہم ہیں تیرے غلام

حمد کیا کرتی ہے دنیا تیری صبح و شام

تسبیحوں کے دانوں میں تو کیسے ملِ پائے گا

جنگل یا ویرانوں میں تو کیسے مل پائے گا

اپنے دِل سے ہٹ کر تجھکو جو بھی ڈھونڈ رہے ہیں

ہم کو ان نادانوں میں تو کیسے مِل پائے گا

شہ رگ سے نزدیک ہے تو میں سوچوں تیرا مقام

حمد کیا کرتی ہے دنیا تیری صبح و شام

ہم بندوں پر فرض نہ ہوگی کیسے عبادت تیری

سانسیں تیری، ڈھڑکن تیری ہر اک حرکت تیری

نبض کی کشتی چلتی رہے گی جب تک تو چاہے گا

ہم کو ایک دن لوٹانا ہے تجھ کو امانت تیری

نیند کی شکل میں تو پہنچائے ہم سب کو آرام

حمد کیا کرتی ہے دنیا تیری صبح و شام

ہم تو اس قابل نہ تھے

ہم پہ ہر دم تیری رحمت، ہم تو اس قابل نہ تھے

ہے عنایت پر عنایت، ہم تو اس قابل نہ تھے

ہم سے ہر دم ہے خطائیں تیری ہر دم ہے عطا

میرے مولا کیا ہے شفقت، ہم تو اس قابل نہ تھے

یاد تیری ہم سے چھوٹی پڑ گئے غفلت میں ہم

پھر بھی تیری ہم سے چاہت، ہم تو اس قابل نہ تھے

تیرے در پر سر جھکا کر ہم کو عزت مل گئی

تو نے بخشی ہے یہ عزت، ہم تو اس قابل نہ تھے

باخبر اپنا بنا کر بے خبر سب سے کیا

واہ رے تیری محبت، ہم تو اس قابل نہ تھے

ہم کو ایماں سے نوازا میرے مولا آپ نے

کیسی عمدہ دی ہے دولت، ہم تو اس قابل نہ تھے

خاک ہے سب، پاک ہے تو، ہم کہاں اور تو کہاں

پھر ملے ہم کو ولایت، ہم تو اس قابل نہ تھے

تیرے در پر سجدہ کرکے سوچتا ہوں ہوں کہاں

مل گئی ہے شان و شوکت، ہم تو اس قابل نہ تھے

تیری ہی توفیق سے ہم کر سکے کچھ نیکیا ں

اس پہ بخشش اپنی قدرت، ہم تو اس قابل نہ تھے

جب اٹھا دست دعا دربار رب میں اے شعیبؔ

بہ گئے اشک ندامت، ہم تو اس قابل نہ تھے

حمد

یہ عرش بریں یہ لوح وقلم   سبحان اللہ ، سبحان اللہ
تخلیق ہے تیری، تیرا کرم   سبحان اللہ ، سبحان اللہ
ہولالہ وگل کی رعنائی یا شمس وقمر کی زیبائی
ہیں سب ہی ترے محتاجِ کرم   سبحان اللہ، سبحان اللہ
یہ شام وسحر ،یہ کوہ وشجر، یہ لعل وگہر ہیں تیری عطا
یہ مہکی فضا یہ باغِ ارم   سبحان اللہ، سبحان اللہ
قدرت کے یہ تیرے مظہر ہیں، دانشورِ دنیا ششدر ہیں
قبضے میں ترے موجود وعدم   سبحان اللہ، سبحان اللہ
تو رحم وکرم کا منبع ہے ، میں عفوِ گنہ کا طالب ہوں
رہ جائے مرا محشر میں بھرم   سبحان اللہ، سبحان اللہ
یہ شانِ کریمی ہے تیری، کیا جن وبشر کیا حور وملک
تسبیح پڑھے محرابِ حرم   سبحان اللہ، سبحان اللہ
ہم بندۂ عاجز ہیں تیرے ، مختار تو سارے عالم کا
ہیں تیرے لیے سب جاہ وحشم   سبحان اللہ، سبحان اللہ
محبوب جو تیرے بندے ہیں، اعزاز انہیں یہ حاصل ہے
ہیں زیرِ قدم میزائل وبم   سبحان اللہ، سبحان اللہ
اتنا تو ضمیرِ خستہ کو اعزاز ملے اے میرے خدا
ہو تیری ثنا اور اس کا قلم   سبحان اللہ، سبحان اللہ

☆☆☆

اپنے مالک کا میں نام لے کر

اپنے مالک کا میں نام لے کر بزم کی ابتداء کر رہا ہوں
یا خدا آبرو رکھ میری تو تیری حمد و ثناء کر رہا ہوں
تو جو چاہے تو بن جائے قسمت میرے سجدوں کی کیا ہے حقیقت
تیری چوکھٹ پہ سر کو جھکا کر فرض اپنا ادا کر رہا ہوں
میں نے دنیا کا دیکھا نظارہ المدد کہہ کے تجھ کو پکا را
مجھ کو اپنی پناہوں میں رکھنا بس یہی التجا کر رہا ہوں
آج محفل میں بیٹھے ہیں جتنے سب کے دل کی تمنا ہو پوری
سب کو اپنا بنا لے تو مولیٰ، میں تڑپ کر دعا کر رہا ہوں
اپنے محبوب کا در دکھادے میرا سویا مقدر جگادے
لطف دنیا کو لے آج سے میں، اپنے دل سے جدا کر رہا ہوں

☆☆☆

کام ہو کوئی تو حمدِ رب کے نذرانے کے بعد

بزم میں آنے سے پہلے، بزم میں آنے کے بعد
شام میں کھانے سے پہلے، صبح کے کھانے کے بعد
کام ہو کوئی تو حمدِ رب کے نذرانے کے بعد
کوئی درحاجت روائی کے کبھی قابل نہیں
میں کسی در کا کبھی بھولے سے بھی قائل نہیں
ہیچ ہیں درگاہیں ساری رب کے کاشانے کے بعد

اے اللہ العالمیں تیری ہدایت چاہئے
شاہِ راہِ مصطفےٰ کی ہی قیادت چاہئے
آرزو نعتِ نبی کے پھول برسانے کے بعد

ہم تو متوالے مئے توحید کے ہیں ساقیا
جام بھر بھر تو نے غیروں کو دیا تو کیا دیا
میکدے سب ہیچ ہیں وحدت کے مے خانے کے بعد

یہ خوشی یہ غم ہیں دونوں ہی خمیر زندگی
غم سے کیوں گھبرائے منذؔر ہے اسیر زندگی
''سرخ رو ہوتا ہے انساں ٹھوکریں کھانے کے بعد''

☆☆☆

دربار تیرا یارب

حضرت مفتی شعیب اللہ خان صاحب مفتاحی مدظلہٗ بنگلور

دربار ترا یارب دربار ہے شاہانہ
سب شاہ و گدا جس میں جھکتے ہیں فقیرانہ
ہے ذات تری عالی، ہے وصف ترا شاہی
پائے تجھے کیوں کر پھر یہ عقل کا پیمانہ
معبود نہیں کوئی عالم میں سوا تیرے
مختص ہے عبادت کا تیرے ہی یہ نذرانہ
مخفی ہے تری ہستی پر نور ترا ظاہر
روشن ہے اسی سے یہ یارب ترا کاشانہ
سائل ہیں سبھی تیرے محتاج سبھی تیرے

ہو غوث و قطب کوئی اپنا ہو یا بیگانہ
ہے اخذ و عطا سب کچھ قبضے میں ترے یارب
اک عدل کا پیمانہ اک فضل کا پیمانہ
محبوب ہمارا تو معبود ہمارا تو
ہم سب ترے پروانے اے جلوۂ جانا ناں
اقرار ترا بے شک آواز ہے فطرت کی
انکار جو کرتا ہے کرتا ہے سفیہانہ
جس دل میں مرے مولی تیری نہ تجلی ہو
وہ قلب حقیقت میں ہے دشت و ویرانہ
اک جام محبت دے اپنے ہی کرم سے تو
بن جائے شعیبؔ اس کو پی کر ترا مستانہ

مرا پیمبر عظیم تر ہے

از: مظفر وارثی

کمالِ خلّاق ذات اس کی
جمال ہستی حیات اس کی
بشر نہیں عظمت بشر ہے
مرا پیمبر عظیم تر ہے

وہ شرحِ احکام حق تعالیٰ
وہ خود ہی قانون خود حوالہ
وہ خود ہی قرآن خود ہی قاری
وہ آپ مہتاب آپ ہالہ

وہ عکس بھی اور آئینہ بھی
وہ نقطہ بھی، خط بھی، دائرہ بھی
وہ خود نظارہ ہے خود نظر ہے
مرا پیمبر عظیم تر ہے

شعور لایا، کتاب لایا
وہ حشر تک کا نصاب لایا
دیا بھی کامل نظام اس نے
اور آپ ہی انقلاب لایا

وہ علم کی اور عمل کی حد بھی
ازل بھی اس کا ہے اور ابد بھی
وہ ہر زمانے کا راہبر ہے
مرا پیمبر عظیم تر ہے

بس ایک مشکیزہ اک چٹائی
ذرا سی جَوْ ایک چارپائی
بدن پہ کپڑے بھی واجبی سے
نہ خوش لباسی نہ خوش قبائی
یہی ہے کل کائنات جس کی
گنی نہ جائیں صفات جس کی
وہی توسلطان بحروبر ہے
مرا پیمبر عظیم تر ہے

جو اپنا دامن لہو سے بھرلے
مصیبتیں اپنی جان پرلے

جو تیغ زن سے لڑے نہتّہ
جو غالب آکر بھی صلح کرلے
اسیر دشمن کی چاہ میں بھی
مخالفوں کی نگاہ میں بھی
امیں ہے صادق ہے ، معتبر ہے
مرا پیمبر عظیم تر ہے

جسے شہہِ شش جہات دیکھوں
اسے غریبوں کے ساتھ دیکھوں
عنانِ کون ومکاں جو تھامیں
کدال پر بھی وہ ہاتھ دیکھوں
لگے جو مزدور شاہ ایسا
نہ زر، نہ دھن ، سربراہ ایسا
فلک نشیں کا زمیں پہ گھر ہے
مرا پیمبر عظیم تر ہے

وہ خلوتوں میں بھی صف بہ صف بھی
وہ اس طرف بھی وہ اس طرف بھی
محاذ ومنبر ٹھکانے اس کے
وہ سر بسجدہ بھی سربکف بھی
کہیں وہ موتی کہیں ستارہ
وہ جامعیت کا استعارہ
وہ صبح تہذیب کا گجر ہے
مراپیمبر عظیم تر ہے

تجھ پہ لاکھوں سلام

از: مظفر وارثی

معنیٔ حرف کن مصدرِ بیخ وبن
مصحف لم یزل پیشِ لفظ ازل
جملۂ اختتام تجھ پہ لاکھوں سلام

فکر کیا جو تصور کے حد میں نہ آئے
وہ خدا جو گرفت خرد میں نہ آئے

اس سے پردہ نہیں اس کا تو ہم نشیں
اس سے تو ہم کلام تجھ پہ لاکھوں سلام

کیا احاطہ کروں میں تری ذات کا
تو ہے دولہا زمانے کی بارات کا

مطلع ہر طبق ہر سحر کی شفق
ہر صدی کے امام تجھ پہ لاکھوں سلام

غرق تیری محبت میں جو دل نہیں
اس کا ایمان، ایمانِ کامل نہیں

تیری چاہت کی خیر تجھ کو چاہے بغیر
مجھ پہ جینا حرام تجھ پہ لاکھوں سلام

ہونٹ جب متصل ہوں ترے اسم سے
روشنی پھوٹتی ہے مرے جسم سے

یوں تری مشعلیں میرے اندر جلیں
جگمگاؤں تمام تجھ پہ لاکھوں سلام

سارے قرآں کو تیری گواہی کہوں
یا تجھے ہی کتابِ الٰہی کہوں

تو نصاب کرم امن تیرا علم
عدل تیرا نظام تجھ پہ لاکھوں سلام

جنت فکر میں ذہن رہنے لگا
میں غزل گو تری نعت کہنے لگا

تیرا احسان ہے میری پہچان ہے
اب فقط تیرا نام تجھ پہ لاکھوں سلام

☆☆☆

آسرا مرے دل کا

آسرا مرے دل کا لاالہ الا اللہ ☆ عرش پہ لکھا دیکھا لاالہ الا اللہ
کتنی میٹھی باتیں تھیں آپ کی خدا جانیں ☆ پتھروں نے پڑھ ڈالا ، لاالہ الا اللہ
کائنات عالم میں جب بھی تولا جائے گا ☆ سب سے بھاری نکلے گا، لاالہ الا اللہ
دشمنوں نے ڈالی ہے دھول ہر گھڑی لیکن ☆ آج تک نہیں بدلا لاالہ الا اللہ
چاہے دم نکل جائے یہ بلال کہتے تھے ☆ میرے منہ سے نکلے گا لا الہ الا اللہ
کتنے انقلاب آئے اس نشیب عالم میں ☆ آج تک نہیں بدلا لاالہ الا اللہ
چھوٹتی ہو جب دنیا، رو رہے ہوں گھر والے ☆ لب پہ ہو مرے مولا ، لا الہ الا اللہ

وہ نور بن کے دلوں میں ....

وہ نور بن کے دلوں میں سمائے جاتے ہیں
رسول پاک دوعالم پہ چھائے جاتے ہیں
ادھر جفاؤں کے کانٹے بچھائے جاتے ہیں
ادھر رسول خدا مسکرائے جاتے ہیں
مقام رفعت شاہِ امم نہ پوچھ اے دل
خیال کے بھی قدم ڈگمگائے جاتے ہیں
عمل چراغ ہیں راہ نجات کے لیکن
چراغ خود نہیں جلتے جلائے جاتے ہیں
خدا کرے کہ ہمارا بھی اُن میں نام آئے
جو خوش نصیب مدینہ بلائے جاتے ہیں
حسین ہوں کہ عمر ہوں ، بلال ہوں کہ علی
نبی کے عشق میں سب آزمائے جاتے ہیں

میرے مصطفیٰ کا ہمسر

میرے مصطفیٰ کا ہمسر نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا ☆ کوئی آپ جیسا رہبر، نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا
وہ حبیب ہیں خدا کے وہ طبیب دوجہاں کے ☆ کوئی آپ سا پیمبر، نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا
وہ خدا کے رازداں ہیں وہ شفیعِ عاصیاں ہیں ☆ کوئی رب کا ایسا دلبر، نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا
یہ نبی کا آستاں ہے، جہاں خم سر جہاں ہے ☆ دو جہاں میں ایسا تو، در، نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا
یہی بولے سدرہ والے، دوجہاں کو چھان ڈالے ☆ ترا مثل میرے سرور، نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا
ہے جہاں جہاں خدائی وہاں ان کی مصطفائی ☆ کہ خدا کا ایسا مظہر، نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

یہ تو مرا دیوانہ ہے

پیشکش: محمد شاکر رحمانی بھرون

قسمت نے گر ساتھ دیا تو شہر مدینہ جانا ہے
گنبد خضری کے جلوؤں سے شیشۂ دل چمکانا ہے
دیتا ہے قرآن شہادت ہے حکم رحمٰن یہی
تھام لے دامن میرے نبی کا ، جنت میں گر جانا ہے
بادصبا تو ساتھ میں اپنے بوئے مدینہ لے آنا
باغ مدینہ کی خوشبو سے دل کا چمن مہکانا ہے
دنیا کے میخانے میں تو پی کر لوگ بہکتے ہیں
ہوش میں لوگ وہاں آتے ہیں دین کا جو میخانہ ہے
قبر میں جب آئیں گے فرشتے کہہ دیں گے سرکار امم
سونے دو آرام سے اس کو یہ تو مرا دیوانہ ہے
خوف قیامت کیوں ہو تبسم آقا کے پروانے کو
راہ نبوت کے راہی کو بخشش کا پروانہ ہے

☆☆☆

فخر دو عالم شاہ مدینہ کا جو بھی دیوانہ ہے
اس کی نظر میں اس دنیا کا ہر منظر افسانہ ہے
دل میں ہو کعبہ آنکھ میں طیبہ لب پر سجا کر نعت نبی
جنگل جنگل صحرا صحرا گلشن گلشن جانا ہے
رنج والم کی اس دنیا میں ہم کو سکون وچین کہاں
چل کے ظفر اب شہر مدینہ قسمت کو چمکانا ہے

شانِ رحمۃ للعالمین

کچھ کفر نے فتنے پھیلائے کچھ ظلم نے شعلے بھڑکائے
سینوں میں عداوت جاگ اٹھی انسان سے انسان ٹکرائے
پامال کیا برباد کیا کمزوروں کو طاقت والوں نے
جب ظلم وستم حد سے گذرے تشریف محمد لے آئے
رحمت کی گھٹائیں لہرائیں دنیا کی امیدیں بر آئیں
اکرام و عطا کی بارش کی اخلاق کے موتی برسائے
تہذیب کی شمع روشن کی اونٹوں کے چرانے والوں میں
کانٹوں کو گلوں کی قیمت دی ذرّوں کے مقدّر چمکائے
تلوار بھی دی قرآں بھی دیا دنیا بھی عطا کی عقبیٰ بھی
مرنے کو شہادت فرمایا جینے کے طریقے سمجھائے
ہر چیز کو رعنائی دے کر دنیا کو حیاتِ نو بخشی
صبحوں کے بھی چہروں کو دھویا راتوں کے بھی گیسو سلجھائے
مکہ کی زمیں اور عرش کہاں دم بھر میں یہاں پل بھر میں وہاں
پتھر کو عطا کی گویائی اور چاند کے ٹکڑے فرمائے
کچھ سوز دیا کچھ ساز دیا کچھ کیف دیا کچھ ہوشیاری
مے خانے کے بادہ خواروں کو عرفان کے ساغر چھلکائے

☆☆☆

نعت خیرالبشر

از: جناب مبین منور صاحب بنگلوری

میرے آقا ہیں خیرالبشر   معتبر، معتبر، معتبر
مونس بیکراں، مہرباں   دیدہ ور، دیدہ ور، دیدہ ور
جبرئیل امیں آپ کے   نامہ بر، نامہ بر، نامہ بر
ہر جگہ میرے آقا کا نام   کارگر، کارگر، کارگر
سارے نبیوں میں اک آپ ہیں   نامور، نامور، نامور
ہیں غلامی میں سب آپؐ کی   بحر و بر، بحر و بر، بحر و بر
ٹھوکروں میں حضور آپؐ کی   سیم و زر، سیم و زر، سیم وزر
ہم ہیں بیمار اور آپ ہیں   چارہ گر، چارہ گر، چارہ گر
عاصیوں پر خدارا حضورؐ   اک نظر، اک نظر، ایک نظر
جو وسیلہ سے مانگی دعا   باثر، باثر، باثر
جھاڑوں پلکوں سے ہو گر نصیب   سنگِ در، سنگ در، سنگ در
ذکر صلِّ علی ہی رہے   عمر بھر، عمر بھر، عمر بھر

بھیج دِل سے درود اب مبیںؔ
آپؐ پر، آپؐ پر، آپؐ پر

☆☆☆

نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سرور دیں سرکار دو عالم ☆ صلی اللہ علیہ وسلم
ساقی کوثر شافع اعظم ☆ صلی اللہ علیہ وسلم
جن سے ہمیں قرآن ملا ہے ☆ دین ملا ایمان ملا ہے
عقبیٰ کا ایقان ملا ہے ☆ جنت کا سامان ملا ہے
سب سے مکرم سب سے معظم ☆ صلی اللہ علیہ وسلم
جس نے پیامِ اقرء سنایا ☆ اور وحدت کا درس پڑھایا
بندے کو خالق سے ملایا ☆ اس نے ہمیں کیا کیا نہ سکھایا
عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ ☆ صلی اللہ علیہ وسلم
آمنہ بی بی کے وہ جائے ☆ دائی حلیمہ دودھ پلائے
روحِ قُدُس خود جھولا جھولائے ☆ ابرِ رحمت مینھ برسائے
رم جھم رم جھم چھم چھم چھم چھم ☆ صلی اللہ علیہ وسلم
وہ جو شہہ لولاک لما ہے ☆ جس کا ثنا خواں عرش علیٰ ہے
یاورِ حق محبوب دو عالم ☆ صلی اللہ علیہ وسلم
مزمل، مدثر وطٰہ ☆ خالق نے خود جس کو چاہا
جس کے در کے گدا ہیں شاہا ☆ پیغام ہے اُس کا لا اِلہ
محسن بھی کرے بس یہی رقم ☆ صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆☆

معراج کی شب

معراج کی شب یہ دھوم مچی وہ عرش پہ آنے والے ہیں
مشتاقِ زیارت آجائیں، ہم جلوہ دکھانے والے ہیں
جبریل نے یہ حوروں سے کہا دم بھر میں وہ آنے والے ہیں
جی بھر کے زیارت کرلینا ، ہم ساتھ میں لانے والے ہیں
معراج کی شب خالق نے کہا، جبریل ادب سے رہنا ذرا
تو شان کو ان کی کیا جانے ، مہمان جو آنے والے ہیں
پردہ کو اٹھا کر حق نے کہا، محبوب ذرا اندر آجا
امت کے لئے اب ہم تم کو پیغام سنانے والے ہیں
جب طور پہ موسیٰ نے اَرِنِی کہا، تو غیب سے فوراً آئی ندا
بے ہوش نہ ہو جانا موسیٰ، ہم جلوہ دکھانے والے ہیں

سب سے پہلے مشیت کے......

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بانیٔ دارالعلوم دیوبند

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے نقش روئے محمد بنایا گیا
پھراُسی نقش سے مانگ کر روشنی ، بزمِ کون ومکاں کو سجایا گیا
وہ محمد بھی ، احمد بھی ، محمود بھی ،ذات مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
علم وحکمت میں وہ غیر محدود بھی ، ظاہراً اُمّیوں میں اٹھایا گیا
اس کی رحمت ہے بے حد و بے انتہا ،اُس کی شفقت تخیل سے بھی ماوراء
جو بھی عالم جہاں میں بنایا گیا، اس کی رحمت سے اس کو سجایا گیا
حشر کا غم ہو قاسم مجھے کس لیے ، میرا آقا ہے وہ میرا مولی ہے وہ
جس کے دامن میں جنت بسائی گئی ،جس کے ہاتھوں سے کوثر لٹایا گیا

وتعز من تشاء وتذل من تشاء

ارشاد کبریا ہے یہ اعلانِ مصطفےٰ
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

آدم حضور حق میں سرفراز ہوگئے
قدسی تمام حکم خدا سے وہاں جھکے
ابلیس کو غرور نے برباد کردیا
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

حکم خدا کا جب کیا اعلان نبی نے
پتھر کسی نے مارا تو گالی دی کسی نے
سہہ سہہ کے ظلم آپ یہ کہتے رہے سدا
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

شدّاد نے جب جنت بنوائی زمیں پر
خوش تھا کہ اب جھکے گی خدائی مرے در پر
خود ہی نہ دیکھ پایا وہ دنیا سے چل بسا
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

بوجہل نے حضور سے حُجّت جو آکے کی
دوٹکڑے کردو چاند تو مانوں گا میں نبی
ٹکڑے ہوئے جو چاند تو شرما کے رہ گیا
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

رحمت کا جوش آیا جو رب جلیل کو
نمرود سے خدانے بچایا خلیل کو

قارون کو زمین کے اندر دھنسا دیا
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

فرعون غرق ہوگیا رب کے عذاب سے
موسیٰ کی قوم پار ہوئی موج آب سے
پیدا ہوا عصا سے قلزم میں راستہ
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

ہاتھی تمام جھک گئے کعبہ کو دیکھ کر
کتنے ذلیل لوگ تھے مانے نہ وہ مگر
روئی کی طرح دُھن گئی سب فوج ابرہہ
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

سرکارِ امم کے شیدائی

سرکار امم کے شیدائی دربار نبی کے دیوانے
دنیا سے نہیں نسبت ان کو دنیا ہی انہیں خود پہچانے
صحرائے عرب کے ذروں کو چمکایا انہیں کے قدموں نے
اور چھٹ گئی ساری تاریکی اور مٹ گئے سارے بت خانے
وہ بن گئے اوروں کے ہادی جو اونٹ تلک چرا نہ سکے
یہ فیض ہے فیضِ نگاہِ نبی کیا کیا نہیں بخشا آقا نے
صدیقؓ و عمرؓ تفسیر نبی عثمانؓ و علیؓ تشریحِ نبی
اصحابِ رسول تعبیر نبی ہم تم ہیں نبی کے پروانے
سرکارِ امم کے شیدائی دربار نبی کے دیوانے
دنیا سے نہیں نسبت ان کی دنیا ہی انہیں خود پہچانے

یارحمۃ للعالمین

(از مظفر وارثی)

یا رحمۃً للعالمین

الہام ، جامہ ہے ترا قرآں عمامہ ہے ترا
منبر ترا عرشِ بریں یا رحمۃً للعالمین
آئینۂ رحمت بدن سانسیں چراغ علم وفن
قربِ الٰہی، تیرا گھر، اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ تیرا دھن
خوشبو تری جوئے کرم آنکھیں تری ، باب حرم
نور ازل تیری جبیں یا رحمۃ للعالمین
تیری خموشی بھی اذاں ، نیندیں بھی تیری رت جگے
تیری حیات پاک کا، ہر لمحہ پیغمبر لگے
خیر البشر ، رتبہ ترا آواز حق ، خطبہ ترا
آفاق ، تیرے سامعیں یا رحمۃ للعالمین
قبضہ تری پرچھائیں کا، بینائی پر ادراک پر
پیروں کی جنبش خاک پر ، اور آہٹیں افلاک پر
گرد سفر ، تاروں کی ضو مرکب براقِ تیز رو
اورسائیں ، جبریل امیں یا رحمۃ للعالمین
تو آفتابِ غار بھی، تو پرچم یلغار بھی
عجز ووفا بھی پیار بھی شہ زور بھی سالار بھی
تیری زرہ، فتح وظفر صدق وصفا، تیری سپر
تیغ وتبر ، صبر ویقین یا رحمۃً للعالمین
پھر گدڑیوں کو لعل دے جاں پتھروں میں ڈال دے
حاوی ہوں مستقبل پہ ہم ، ماضی سا ہم کو حال دے
دعوی ہے تیری چاہ کا اس امت گمراہ کا
تیرے سوا کوئی نہیں یا رحمۃ للعالمین

کیوں چاند میں کھوئے ہو

کیوں چاند میں کھوئے ہو الجھے ہو ستاروں میں
آقا کو مرے ڈھونڈوں قرآن کے پاروں میں
ان کے ہی پسینے کی خوشبو ہے بہاروں میں
ان کی ہی تجلی ہے ان چاند ستاروں میں
آ تجھ کو بتاتے ہیں جنت کسے کہتے ہیں
آ بیٹھ ذار مل کر ہم درد کے ماروں میں
رضواں تری جنت کو فرصت جو ملے دیکھوں
کھوئی ہیں ابھی نظریں ، طیبہ کے نظاروں میں
اے کاش کبوتر ہم بن کر ہی رہے ہوتے
اس گنبد خضری کے پر کیف مناروں میں
طیبہ کے فقیروں کی ٹھوکر میں زمانہ ہے
تاریخ بتاتی ہے یہ راز اشاروں میں

☆☆☆

چمن میں آمد خیر الوریٰ

چمن میں آمدِ خیر الوریٰ کی جب خبر آئی
پئے تعظیم خوشبو، پھول سے باہر نکل آئی

محمد نے کچھ اس انداز سے اصلاح فرمائی
کہیں اخلاق کام آیا ، کہیں تلوار کام آئی

کوئی کم فہم کیا سمجھے گا ذات سرورِ دیں کو
سمندر سے زیادہ جن کی باتوں میں ہے گہرائی

عمل جب تک کیا ہم نے محمد کی شریعت پر
خدا شاہد کہ ہم سے گردش دوراں بھی گھبرائی

محمد مصطفٰے کے رُوئے روشن کا تصدق ہے
ستاروں میں یہ تابانی ، گل ولالہ میں رعنائی

گلستانِ جہاں میں پھول تو پہلے بھی کھِلتے تھے
قدم جب آپ کے آئے بہاروں پہ بہار آئی

سمجھتی کیا ہے دنیا عاشقان شاہِ بطحا کو
یہ دیوانے وہ ہیں جن سے سبق لیتی ہے دانائی

☆☆☆

نبی کے خلق عظیم تر

پیشکش: حافظ ساجد رحمانی صاحب بھرون

نبی کے خلق عظیم تر نے سبھی کو اپنا بنا کے چھوڑا
دلوں سے نقش دُوئی مٹا کر ، بشر کو حق سے ملا کے چھوڑا

جو بھولے بھٹکے ہوئے مسافر تھے ان کو رستہ دکھا کے چھوڑا
وہ لوگ جن میں درندگی تھی، انہیں کو رہبر بنا کے چھوڑا

عمر جو غصے سے چور ہو کر گئے تھے حضرت کو قتل کرنے
مگر رسالت کی اک نظر نے عمر کو کلمہ پڑھا کے چھوڑا

الگ لگ تھے تمام انساں جداجدا تھے سبھی قبائل
تمام بندوں کو مصطفٰے نے بس ایک مرکز پہ لا کے چھوڑا

حضور کے نقش پا کے صدقے ہزار سجدے ہزار کعبے
وہ جس طرف سے گذر گئے ہیں وہیں پہ کعبہ بنا کے چھوڑا

☆☆☆

مجھے یاد آرہا ہے

مجھے یاد آرہا ہے ترا پاک آستانہ
میرے دل پہ چھارہا ہے وہی کیف عاشقانہ

کوئی اور ہوتو ہو وہ ترا آشنا نہیں ہے
جو بدل نہ دے یہ دنیا جو بدل نہ دے زمانہ

تو ازل کا ہے تبسم ، تو ابد کا ہے ترنم
تو ہے دہر کا تکلّم ، تری ذات معجزانہ

میں ہوں ظلمتوں کا پیکر ، تو ہے روشنی سراپا
تری صبح صبح نوری ، مری شام کا فرانہ

بڑی آرزو ہے آقا ترے در کو آکے چوموں
ترے شہر میں کہیں پر میں بناؤں آشیانہ

ہے یہی مری تمنا ہو عطا مجھے بصیرت
تری ذات کو میں دیکھوں ، بہ نگاہ عارفانہ

بڑی بات ہے یہ تابشؔ جو ہے دل میں انکی الفت
ہے یہ منتہائے رفعت ہے کمالِ مومنانہ

☆☆☆

کسی کی دعاء کا

کسی کی دعا کا اثر دیکھ آئے
مدینے کی شام وسحر دیکھ آئے

مدینے کے کوچے ، مدینے کی گلیاں
نبی کی ہر اک رہ گزر دیکھ آئے

وہ سرسبز گنبد پہ شبنم کے قطرے
مقدر سے باچشمِ تر دیکھ آئے

وہ طیبہ کے دشت وجبل اور صحرا
وہاں کے شجر اور حجر دیکھ آئے

وہ ازواج کے گھر وہ ابوابِ رحمت
خوشا ہم بھی وہ بام ودر دیکھ آئے

وہ پرنور روضہ مکیں جس کے سرور
نظر تو نہ اٹھی مگر دیکھ آئے

بقیع کا وہ منظر صحابہ کا مدفن
فدا جن پہ شمش وقمر دیکھ آئے

حقیقت میں یہ میرے رب کا کرم ہے
حبیب خدا کا جو گھر دیکھ آئے

یہ انعام باری ہوا تجھ پر ثاقبؔ
دیارِ شہہ بحروبر دیکھ آئے

☆☆☆

نبی اکرم شفیع اعظم

نبی اکرم شفیع اعظم دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

شکستہ کشتی ہے تیز دھارا ، نظر سے روپوش ہے کنارا
نہیں کوئی ناخدا ہمارا ، خبر تو عالی مقام لے لو

عجیب مشکل میں کارواں ہے، نہ کوئی جادہ نہ پاسباں ہے
بشکل رہبر چھپے ہیں رہزن، اٹھوذرا انتقام لے لو

قدم قدم پہ ہے خوف رہزن زمیں بھی دشمن فلک بھی دشمن
زمانہ ہم سے ہوا ہے بدظن ، تمہی محبت سے کام لے لو

کبھی تقاضا وفا کا ہم سے کبھی مذاق جفا کا ہم سے
تمام دنیا خفا ہے ہم سے خبر تو خیر الانام لے لو

یہ کیسی منزل پہ آگئے ہیں نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقا تمام اپنے غلام لے لو

یہ دل میں ارماں ہے اپنے طیبؔ مزار اقدس پہ جاکے اک دن
سناؤں ان کو میں حال دل کا کہوں میں ان سے سلام لے لو

☆☆☆

نعتیہ اشعار

ہزاروں ، لاکھوں میں تنہا دکھائی دیتا ہے
وہ اپنی ذات میں یکتا دکھائی دیتا ہے
خدا تو ہو نہیں سکتا مگر بہ شکل بشر
خدا کا نور سراپا دکھائی دیتا ہے
خدا کے بعد اسی ذات پاک کا جلوہ
ثریٰ سے تا بہ ثرّیا دکھائی دیتا ہے
خدانے مکہ کی کھائی قسم نبی کے سبب
مدینہ ان سے مدینہ دکھائی دیتا ہے
ہر اک نبی کو تو بس رہنما بنایا تھا
خدا نے ان کو مگر مصطفےٰ بنایا تھا
جو پست تھے انہیں بالا کیا پیمبر نے
جہاں میں حق کا اجالا کیا پیمبر نے
جہاں میں علم کے دریا بہادیے اس نے
جہالتوں کے نشاں تک مٹادیے اس نے
نبی کے عشق کا دل میں سرور باقی ہے
ہیں ان کے در کے گدا، یہ غرور باقی ہے
مٹھاس نام محمد میں ہے عجب اب بھی
کہ نام لوں تو چپک جائیں لب سے لب اب بھی

☆☆☆

وہ سب کو مہرو وفا کے اصول دیتا تھا
وہ کانٹے پھینکنے والوں کو پھول دیتا تھا

☆☆☆

عبادتوں کی طرح میں یہ کام کرتا ہوں
مرا اصول ہے پہلے سلام کرتا ہوں
مخالفت سے مری شخصیت سنورتی ہے
میں اپنے دشمنوں کا احترام کرتا ہوں

☆☆☆

بصد خلوص بصد احترام لیتا ہوں
خدا کے بعد محمد کا نام لیتا ہوں
میری نجات کا ضامن میری حیات کا راز
یہی وہ نام ہے جو صبح وشام لیتا ہوں

☆☆☆

خدا کی ہو یا خدا کے کلام کی خوشبو
کہیں چھپی ہے نبی کے مقام کی خوشبو
زمین والو! ذرا جبرئیل سے پوچھو
کہاں تلک ہے میرے آقا کے نام کی خوشبو

☆☆☆

یہ معجزہ رسول خدا نے دکھا دیا
مٹھی میں کنکری کو بھی کلمہ پڑھادیا
راہ خدا میں دے کے خدیجہ نے مال و زر
مکہ کے ہر غریب کا چولہا جلادیا
اپنے گلے نبی نے لگاکر بلال کو
دنیا دے کالے گورے کا جھگڑا مٹادیا

انگریزی پڑھایا بچوں کو

انگریزی پڑھایا بچو ں کو قرآن پڑھا نا بھول گئے
اک لفظِ شریعت یاد رہا ،احکام شریعت بھول گئے
ہم خیر اُمم کہلا کے بھی اسلا م کی عظمت بھو ل گئے
اسرار و معانی کیا سمجھیں ،قرآں کی تلا وت بھو ل گئے
لَندن پہ نظر کچھ ایسی پڑی، پیرس کی طرف دِل ایسا کھنچا
تو قیر مدینہ کی نکلی، کعبہ کی عظمت بھول گئے
ہر سمت ہے فیشن کا سودا، ہر جا ہے سنیما کا چرچا
ہے فلمی گانے وردِ زباں، تسبیح و تلاوت بھول گئے
سائنس کا شوق بڑھا جتنا ہم دین سے اتنا دور ہو ئے
تعلیم نبی کی شریعت کی، اور علم کی دولت بھول گئے

دیوبند والے

جرأت کا نام ہے دیوبند والے
عالی مقام ہیں دیوبند والے
اللہ کا دین پوری دنیا میں عام کر گئے
کفر یہ طاقتوں کا پہیّہ جو جام کر گئے
ان کے غلام ہیں دیوبند والے
عالی مقام ہیں دیوبند والے
اللہ کے شیر ہیں یہ بے حد دلیر ہیں یہ
امت کامان ہیں یہ اصحاب خیر ہیں یہ

سب کے امام ہیں دیوبند والے
عالی مقام ہیں دیوبند والے
اس کے لئے جو گلشن میں دیں کو لتاڑتا ہو
دینِ حنیف کا جو حلیہ بگاڑتا ہو
غیبی لگام ہیں دیوبند والے
عالی مقام ہیں دیوبند والے
حق کے سفیر بھی ہیں ، مہر منیر بھی ہیں
برّ صغیر پاک و ہند کے امیر بھی ہیں
ماہ تمام ہیں دیوبند والے
عالی مقام ہیں دیوبند والے
اس کے لئے جو دیں کا حُلیہ بگاڑتا ہو
مرزا لعین جیسی ڈینگیں جو مارتا ہو
وہ تیغ بے نیام ہیں دیوبند والے
لے کر پیغام حق کا عالم پر چھا گئے ہیں
جھنگوی ،فاروقی اعظم ہم کو بتا گئے ہیں
حق کا پیغام ہیں دیوبند والے
عالی مقام ہیں دیوبند والے
مشرق میں دھومِ ان کی،مغرب میں دُھوم ان کی
بڑھ کے سعید ارشد پیشانی چُوم ان کی
رب کا انعام ہیں دیوبند والے
عالی مقام ہیں دیوبند والے

☆☆☆

علمائے دیوبند

(از جمشید جوہر)

کراچی کی عدالت ہے یہاں دشمن کے سائے ہیں
فرنگی کے مخالف ہیں ،صفائی دینے آئے ہیں
حسینؒ احمد کو ہے معلوم آج انجام کیا ہوگا
اسی مقصد سے وہ اپنا کفن بھی ساتھ لائے ہیں

گداگر بن کے دارا اور سکندر مانگنے آئے
یہ وہ در ہے جہاں شاہ و قلندر مانگنے آئے
مقام حضرتِ اشرف علی کیا پوچھئے جوہر
یہاں سید سلیماں سے قدآور مانگنے آئے

عقیدہ ہو تو یارو حضرت جھنجھانویؒ جیسا
جو مسلک ہو یا مشرب ہو تو حضرت تھانویؒ جیسا
نبی کے شہر میں پہونچے تو ننگے پاؤں ہی چلدے
نبی سے عشق ہو تو قاسمؒ نانوتویؒ جیسا

بس یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہیں

نتیجۂ فکر: شاعر با کمال: جناب مجاہد خان مجاہد چنگیری

مظہر ذاتِ نہاں، بس یا محمد آپ ہیں
دو جہاں میں ضوفشاں، بس یا محمد آپ ہیں
جلوۂ نورِ الٰہی، رحمۃٌ للعالمین
کعبۂ کل عارفاں، بس یا محمد آپ ہیں

عرش و کرسی لامکاں و جن و انس و قدسیاں
رہنمائے بندگاں، بس یا محمد آپ ہیں

غم کے ماروں کے لئے اور دل جلوں کے واسطے
مخزنِ تسکینِ جاں، بس یا محمد آپ ہیں

منبعِ انوار وحدت، معدن اسرار حق
وجہِ تخلیق جہاں، بس یا محمد آپ ہیں

ہے مجاہدؔ، طالبِ دیدار یا شمس الضحیٰ
پرتوئے حق بے گماں، بس یا محمد آپ ہیں

☆☆☆

کل زمانے پر مسلم نعت پاک :سیّدی سیّدی

پیشکش: حافظ فیروز صاحب سنتے بنور کرناٹک

کل زمانے پر مسلم بادشاہت آپ کی
ذرّہ ذرّہ اس جہاں کا ہے رعیّت آپ کی

چاند جھک جائے ادب سے نام سن کر آپ کا
جانور جنگل کے کرتے ہیں اطاعت آپ کی

کس کے بس میں ہے احاطہ آپ کی تعریف کا
مختصر یہ ہے کہ ہے قرآں ہے وضاحت آپ کی

بوبکرؓ فاروقؓ عثمانؓ اور علیؓ حسنؓ وحسینؓ
کیسے ناموں سے مرتب ہے جماعت آپ کی

مرتبے کیا کیا دیئے رب نے شب معراج میں
انبیاء سب مقتدی ہیں اور امامت آپ کی

روز محشر میرے آقا نعت خواں پر ہو نظر
حوض کوثر آپ کا ہے اور جنت آپ کی

☆☆☆

نعت پاک

پیشکش: حافظ محمد سہیل رحمانی بھرونوی

رسول اللہ جیسا دیدہ ور ہو ہی نہیں سکتا
کوئی انسا اتنا معتبر ہو ہی نہیں سکتا

وہ کوئی بھی ہو کیسا بھی ہو کتنی شان والا ہو
نبی محترم سے خوب تر ہو ہی نہیں سکتا

محمد مصطفیٰ خود پر تو نور الٰہی ہیں
مقابل ان کے ہو شمس و قمر ہو ہی نہیں سکتا

مدینہ یہ وہی آرام گاہ سرورِ عالم
کوئی اس جیسا بارونق شہر ہو ہی نہیں سکتا

یہ طیبہ ہے یہاں سرکار خود تشریف فرما ہیں
یہاں بے دین لوگوں کا گزر ہو ہی نہیں سکتا

گناہوں پر ندامت اور غلامئی شہہِ والا
کوئی اس سے بڑا زادِ سفر ہو ہی نہیں سکتا

☆☆☆

مصطفیٰ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جس کو رب نے بنایا ہے سب سے حسیں، جس پہ نازل ہوا ہے کلام مبیں
جس کو دشمن بھی کہتے ہیں صادق امیں، کون ہے وہ مرے مصطفیٰ کے سوا

بہر تعظیم سر کو جھکائے شجر، ایک اشارے پہ ہوجائے ٹکڑے قمر
سید الانبیاء شاہِ جنّ و بشر، اللہ اللہ ہے یہ آپ کا معجزہ

جس گھڑی بھول جائے گی بچوں کو ماں جس گھڑی باپ بھی ہوں گے نامہرباں
جس گھڑی نفسی نفسی کا ہوگا سماں، اس گھڑی ہوگا بس آپ کا آسرا

پاس میرے گناہوں کا انبار ہے اس حقیقت سے کب مجھ کو انکار ہے
مطمئن پھر بھی اس پر دلِ زار ہے، کچھ بھی ہو آپ کا امتی ہوں شہا!

یا الٰہی مری یہ دعا ہو قبول، رحمت حق کا ہر دم جہاں ہے نزول
جس کو کہتی دنیا دیارِ رسول، دیکھ لوں میں بھی وہ شہر اک مرتبہ

گر نہ پڑتے مرے مصطفیٰ کے قدم، یہ حقیقت ہے تابشؔ خدا کی قسم
ہو نہ پاتا کبھی اس قدر محترم، عام اک غار ہی ہوتا غارِ حرا

☆☆☆

دل کا اجالا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دل کا اجالا نام محمد ﷺ
آنکھوں کا تارا نام محمد ﷺ

جنت کے پتوں پر عرش علیٰ پر
آدم نے دیکھا تھا نام محمد ﷺ

پوچھے گا رب تو ہے لایا کیا کیا
میں یہ کہوں گا نام محمد، دل کا اجالا نام محمد ﷺ

دونوں جہاں کی دولت ملے گی
کرلو وظیفہ نام محمد، دل کا اجالا نام محمد ﷺ

صلِّ علیٰ کا سہرا سجا کر
دلہا بنایا نامِ محمد، دل کا اجالا نام محمد ﷺ

اللہ اکبر ربُّ العلیٰ نے
ہر شی پہ لکھا نام محمد، دل کا اجالا نام محمد ﷺ

روز قیامت میزان و پل پر
دے گا سہارا نام محمد، دل کا اجالا نام محمد ﷺ

پیارے صحابہ پہ قربان جاؤں
ان سے ہے سیکھا نام محمد ﷺ

☆☆☆

خوبصورت نعت

شاعر با کمال جناب مجاہد خان مجاہد چنگیری

نورِ وحدت کا جلوہ مدینے میں ہے
رب کی رحمت کا منبع مدینے میں ہے
عکس اول، وہ تصویر حسن ازل
مظہر ذات یکتا مدینے میں ہے
ذات جس کی بنی وجہِ تخلیقِ کل
یعنی کن کا معمہ مدینے میں ہے
قابَ قوسین ہے جس کی آماجگاہ
تاج عرش معلیٰ مدینے میں ہے
فخر مولیٰ علی، جان حسن وحسین
پاک زہرہ کا بابا مدینے میں ہے
بے کسوں کی اماں، دل جلوں کا سکوں
غمزدوں کا مسیحا مدینے میں ہے
اے مجاہد چلو باندھیں رخت سفر
اپنی بخشش کا مژدہ مدینے میں ہے

☆☆☆

نعت پاک

مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمہ اللہ

تجھ سا خیر البشر ہو جہاں میں کہیں   ایسا ممکن نہیں، ایسا ممکن نہیں
ہوں رسالت میں ہمسر ترے مرسلیں   ایسا ممکن نہیں، ایسا ممکن نہیں
رحمتِ دوجہاں ہے یہ ہستی تیری   تا قیامت ہے ساری یہ بستی تیری
کوئی تجھ سا جہاں بھر میں ہو نازنین   ایسا ممکن نہیں، ایسا ممکن نہیں
نام تجھ کو محمد خدا نے دیا   دونوں عالم میں محمود تجھ کو کیا
تجھ سے منصب میں ہو کوئی افضل کہیں   ایسا ممکن نہیں، ایسا ممکن نہیں
یہ زمیں، یہ زماں، برگ وغنچہ وگل   سب ثنا خواں ہیں تقدیس ختم رسل
کوئی انسان تجھ سا ہو کامل تریں   ایسا ممکن نہیں، ایسا ممکن نہیں
عشق کی منزلیں طے ہے کرتا وہی   جس کو ہو بس تیری ذات سے آگہی
چھوڑ کر تیرے در کو وہ جائے کہیں   ایسا ممکن نہیں، ایسا ممکن نہیں
منزلیں عشق کی ساری آساں ہوئیں   جب سے تیری ادائیں ہیں ایماں ہوئیں
بعد تیرے کسی پر ہو میرا یقیں   ایسا ممکن نہیں، ایسا ممکن نہیں
تیری صورت ہے حسنِ خدائی ہوئی   تیری خلقت خدا آشنائی ہوئی
تیرے انفاس سی ہو کہیں یاسمیں   ایسا ممکن نہیں، ایسا ممکن نہیں
تیرے ختم نبوت کے اعزاز کا   سارے عالم میں ہر سو ہے چرچا ہوا
بعد تیرے بھی آئے خدا کا امیں   ایسا ممکن نہیں، ایسا ممکن نہیں
تیرے لطف وکرم کی ہو مجھ پہ نظر   روزِ محشر ہو تیری شفاعت اگر
خلد سے دور ہو پھر حبیبِ حزیں   ایسا ممکن نہیں، ایسا ممکن نہیں

نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا عبدالماجد دریابادیؒ

پڑھتا ہوا محشر میں جب صلی علیٰ آیا
رحمت کی گھٹا اٹھی اور ابر کرم چھایا

جب وقت پڑا نازک اپنے ہوئے بیگانے
ہاں کام اگر آیا تو نام تیرا آیا

پرسش تھی گناہوں کی اور یاس کا عالم تھا
بے کس کی خبر لینے محبوبِ خدا آیا

یہ نام مبارک تھا یا حق کی تجلی تھی
دم بھر میں ہوا فاسق ابدال کا ہم پایا

چرچے ہیں فرشتوں میں اور رشک ہے زاہد کو
اس شان سے جنت میں شیدائے نبی آیا

کیوں نزع کی دشواری آسان نہ ہوجاتی
تھا نام تیرا لب پر اور سر پہ تیرا سایا

اک عمر کی گمراہی اک عمر کی سرتابی
جز تیری غلامی کے آخر نہ مفر پایا

حکمت کا سبق چھوڑا عزت کی طلب چھوڑی
دنیا سے نظر پھیری سب کھوکے تجھے پایا

سمجھے تھے سیہ کاری اپنی ہے فزوں حد سے
دیکھا تو کرم تیرا اس سے بھی سوا پایا

فاسق کی ہے یہ میت پر ہے تو تیری امت
ہاں ڈال دے تو اپنے دامن کا ذرا سایا

نعت شریف

حکیم الاسلام قاری طیب صاحب رحمہ اللہ

ادا کیسے کریں اور کس زباں سے شکر ہم تیرا
کہ تونے اس نبی کی ہم کو امت میں کیا پیدا

وہ کملی اوڑھنے والا فقیری پہ جو نازاں تھا
گدا تھے جس کے کوچے کے سکندر قیصرو کسریٰ

گدائی جس کے گھر کی بادشاہی سے بھی بہتر تھی
زمیں جس شاہ کے کوچہ کی رشک قصر قیصر تھی

رُسل نے امتی ہونے کی جس کے آرزو کی ہو
لقب محبوب دے کر حق نے جس کی آبرو کی ہو

قدم بوسی کی جس کے آسماں نے آرزو کی ہو
بلا کر عرش پہ جس سے خدا نے گفتگو کی ہو

وہ شاہِ دوجہاں لولاک کی پوشاک تھی جس کی
فقیر ایسا کہ ادنیٰ ملک ہفت افلاک تھی جس کی

سرفاران چمکا تھا جو خورشید جہاں ہوکر
بتائی راہِ جس نے رہنمائے گمرہاں ہوکر

گیا تھا عرش اعظم پر جو حق کا مہماں ہوکر
شرف پایا تھا جس نے انبیاء میں آسماں ہوکر

رہی شیدا چمن پر جس کے فصل بے خزاں برسوں
قدم چوما کیا جس کی زمیں کے آسماں برسوں

☆☆☆

کامل چائلی الہ آبادی

نبی کریم ﷺ کا حلیہ مبارک

میانہ قد سفید و سرخ جسم سرورِ عالم
کشادہ سینۂ اقدس گداز و نرم و مستحکم
بلند و بالا وہ لوحِ جبیں شفاف و نورانی
مہہ وہ خورشید کو ہے جس کے آگے سخت حیرانی
جھکی پلکیں بڑی آنکھیں نشیلی اور شرمیلی
سفیدی میں ملی سرخی منور اور چمکیلی
حسین و دلربا و خوبصورت و خدا دیدہ
بروں پر سرمۂ سودہ دروں وہ نور کا جلوہ
سیاہ دیدہ میں پوشیدہ جمال حق کی تابانی
سمائے ہیں نہ جانے کتنے اس میں جلوے نورانی
وہ اونچی نرم ونازک ناک جو چہرے کی زینت ہے
نہاں ہر سانس کے اندر بہار کیف جنت ہے
تھے دندانِ مبارک آپ کے خورشید کے ذرے
شبِ تاریک میں تاروں سے زیادہ جو چمکتے تھے
سر اقدس بڑا سب سے نمایاں گول اور اونچا
ہزاروں میں ہزاروں سے زیادہ برتر و بالا
سیاہ زلفوں میں پوشیدہ شبِ دیجور کا عالم
نہایت نرم و چمکیلے برائے نام پیچ و خم

بھری چوڑی ہتھیلی نرم اور دستِ کرم لمبے
نہایت خوبصورت انگلیاں لمبی قرینے سے
برابر تھے شکم اور سینہ پر نور دونوں ہی
تھیں دونوں پنڈلیاں شفاف و روشن گول اور سیدھی
بہت ہی خوشنما تھی انگلیاں پائے اقدس کی
انگوٹھے کے قریں انگلی جو تھی سب سے لانبی تھی
غرض کونین میں اس جسم اطہر کا نہیں ثانی
سراپا صرف وہ تھے مظہرِ آیاتِ قرآنی
کوئی ان سے حسیں ہو شئے تو دیں تشبیہ اس سے ہم
دو عالم سے نرالے جب ہیں کامل سرورِ عالم

نعت پاک

مولانا محمد علی جوہر رحمۃ اللہ علیہ

تنہائی کے سب دن ہیں تنہائی کی سب راتیں
اب ہونے لگیں ان سے خلوت میں ملاقاتیں
ہر لحظہ تشفی ہے ہر آن تسلی ہے
ہر وقت ہے دل جوئی ہر دم ہیں مداراتیں
کوثر کے تقاضے ہیں، تسنیم کے وعدے ہیں
ہر روز یہی چرچے، ہر رات یہی باتیں
معراج کی سی حاصل سجدوں میں ہے کیفیّت
اک فاسق وفاجر ہے، اور ایسی کراماتیں
بے مایہ سہی لیکن شاید وہ بلا بھیجیں
بھیجی ہیں درودوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں

مثالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب (ساؤتھ افریقہ)

نہیں دو جہاں میں مثال محمد — زمانے میں اعلیٰ خصال محمد
عرب میں عجم میں بجا ان کا ڈنکا — چمکتا ہے ہر سو کمال محمد
سخاوت میں ابر بہاری ہے پیچھے — تھا اوج سما پر نوال محمد
مسلمان سب جھوم کر پڑھ رہے ہیں — یہ صل علیہ و آل محمد
لبوں پر ہے صلی علیٰ کا ترانہ — تصور میں عکس جمال محمد
مدینہ بنا شہر فیضانِ ہجرت — مسرت میں بدلا ملال محمد
شب و روز ہر لمحہ میری دعا ہے — ہو میری زباں پر مقال محمد
زمیں بوس کسریٰ کا ایوانِ شوکت — جہاں پر ہے حاوی جلال محمد
کوئی رو رہا تھا کوئی دم بخود تھا — بڑا حادثہ تھا وصال محمد
نگاہوں کے ہیرے عقیدت کے تارے — مجھے دل سے پیارے جبالِ محمد
ہو قربان فقر نبی پر امیری — نگینوں سے برتر سفال محمد
زمانے کے مایوس تشنہ لبوں نے — پیا جام نو لازوال محمد
نبی کی محبت میں پگھلادیا تن — مشقت میں یکتا بلال محمد
وہ اعداء سے انصاف کرتے رہے تھے — ترازو کے پلڑے قتال محمد
رضاؔ سرِّ وحدت میں ڈوبا ہوا ہے — لبوں پر ہے موج زلال محمد

☆☆☆

وہ نورِ ہدیٰ ہے

شاعر: تابش ریحان صاحب

وہ پھول کہ جو گلشن طیبہ میں کھلا ہے
وہ ابر کہ جو وادئ بطحی سے اٹھا ہے
وہ ذات کہ جو پیکر ایثار و وفا ہے
وہ رحمت عالم کا لقب جن کو ملا ہے
وہ نورِ ہدی نورِ ہدی نورِ ہدی ہے
وہ صلِ علی صلِ علی صلِ علی ہے

وہ گنبد خضراء کی حسیں رشکِ ارم چھاؤں
وہ شہر مدینہ میرے سرکار کا ہے گاؤں
کونین کے سردار نے رکھے ہیں جہاں پاؤں
فردوس بھی اس ارض مقدس پہ فدا ہے
وہ نورِ ہدی نورِ ہدی نورِ ہدی ہے
وہ صلِ علی صلِ علی صلِ علی ہے

یہ ارض وسماں یہ در و دیوانہ نہ ہوتے
یہ دشت و جبل یہ گل و گلزار نہ ہوتے
پیدا جو میرے سید ابرار نہ ہوتے
یہ سارا جہاں ان کے ہی صدقے میں بنا ہے
وہ نورِ ہدی نورِ ہدی نورِ ہدی ہے
وہ صلِ علی صلِ علی صلِ علی ہے

کس درجہ المناک ہے طائف کا وہ منظر
دشمن نے جہاں آپ پہ برسائے تھے پتھر
اللہ رے کیا خوب ہے یہ شان پیمبر
زخموں سے بدن چور ہے اور لب پہ دعا ہے

وہ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ ہے
وہ صلِ علیٰ صلِ علیٰ صلِ علیٰ ہے

یہ شمس و قمر اور یہ پرنور ستارے
جانا کے بہت خوب ہیں یہ سارے نظارے
جس ذات کے قدموں کی مگر دھول ہیں سارے
مزمّل و طٰہٰ جسے قرآں نے کہا ہے

وہ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ ہے
وہ صلِ علیٰ صلِ علیٰ صلِ علیٰ ہے

☆☆☆

نعت شریف

جگر مراد آبادیؒ

اک رند ہے اور مدحتِ سلطانِ مدینہ
بس اک نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ

وہ صبح ازل، آئینۂ حسنِ ازل بھی
اے صل علیٰ صورتِ سلطانِ مدینہ

اے خاک مدینہ تیری گلیوں کے تصدق
تو خلد ہے تو جنتِ سلطانِ مدینہ

ظاہر ہے غریب الغرباء پھر بھی یہ عالم
شاہوں سے سوا سطوتِ سلطانِ مدینہ

اس طرح کے ہر سانس ہو مصروفِ عبادت
دیکھوں میں درِ دولتِ سلطانِ مدینہ

اے جان بلب آمدۂ، ہشیار، خبردار
وہ سامنے ہیں حضرتِ سلطانِ مدینہ

کچھ کام نہیں اور جگر مجھ کو کسی سے
کافی ہے بس اک نسبتِ سلطانِ مدینہ

☆☆☆

بہارِ مدینہ

خواجہ عزیزالحسن مجذوبؒ

کہاں ہند میں وہ بہارِ مدینہ
بس اب میں ہوں اور یادگارِ مدینہ

مرا دل ہے ایک اختصارِ مدینہ
کہ اس میں بسا ہے دیارِ مدینہ

زہے عزت و افتخارِ مدینہ
شہِ دو جہاں تاجدارِ مدینہ

ہے عرش آشیاں خاکسارِ مدینہ
ہے کرسی نشیں جو ہے خوارِ مدینہ

کریں کچھ یونہی شوق دل اپنا پورا
کریں آؤ ذکرِ دیارِ مدینہ

وہ ہر سو کھجوروں کی دلکش بہاریں
وہ کہسار وہ سبزہ زارِ مدینہ

وہ مسجد وہ روضہ وہ جنت کا ٹکڑا
خوشا منظرِ پُر بہارِ مدینہ

نگینہ زمرد کا ہے سبز گنبد
اور انگشتری کوہسارِ مدینہ

وہ دن حاصل زندگی ہیں جو گزرے
بآغوش لیل و نہارِ مدینہ

کہاں جی لگے میرا باغ جہاں میں
ہے آنکھوں میں میری بہارِ مدینہ

میسر ہے ہر وقت مجھ کو زیارت
میں ہوں محو یادِ مزارِ مدینہ

کہیں جاؤں طیبہ ہی پیش نظر ہے
مجھے کل جہاں ہے جوارِ مدینہ

ادھر دیکھ ادھر اے میری چشم حسرت
میں دل میں لئے ہوں بہارِ مدینہ

وہاں سے میں حبِ نبی دل میں لایا
یہی تحفہؔ ہے یادگارِ مدینہ

میسر ہو پھر اس کو یارب زیارت
کہ مجذوبؔ ہے اشکبارِ مدینہ

☆☆☆

دنیا سیپ محمد موتی

سید شاہ نفیس الحسینی رحمہ اللہ

دنیا سیپ محمد موتی صلی اللہ علیہ وسلم
اس بن دنیا کیسی ہوتی صلی اللہ علیہ وسلم

مقصودِ کونین محمد، مطلوبِ دارین محمد
اس بن کیسے دنیا ہوتی صلی اللہ علیہ وسلم

گر نہ ہوتا آمنہ جایا، خلقت کا غم کھانے والا
خلقت میٹھی نیند نہ سوتی صلی اللہ علیہ وسلم

زہرا کا دل غم کا مارا، ہجر نبی میں پارہ پارہ
گُم سُم آنسو ہار پروتی صلی اللہ علیہ وسلم

ساجن بن سکھ چین نہ آوے، یاد اس کی دن رین ستاوے
دل تڑپے ہیں، آنکھیں روتی صلی اللہ علیہ وسلم

کاش میرے محبوب کی دھرتی، مجھ پہ نفیسؔ یہ شفقت کرتی
اپنے اندر مجھ کو سموتی صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆☆

نعت رسول مقبول

مولانا مُشرف علی تھانوی

نافذ ہو اب جہاں میں شریعت رسول کی
ہو عام کائنات میں سنت رسول کی
اللہ کی رضا ہے محبت رسول کی
ہے پیروی خدا کی اطاعت رسول کی
سجدہ خدا کو زیرِ ہدایت رسول کی
بندے ہیں ہم خدا کے اور امت رسول کی
تشبیہ سے بلند ہے تمثیل سے وراء
ہے بالیقیں جہان میں عظمت رسول کی
انساں کو جس نے رشکِ ملائک بنا دیا
لاریب کیمیا ہے وہ صحبت رسول کی
دعویٰ خدا کے عشق کا مقبول ہے جبھی
کرتا رہے جو دل سے اطاعت رسول کی
طاعت نہیں تو دعویٰ الفت فریب ہے
الفت نہیں ہے یہ ہے بغاوت رسول کی
ششدر رہیں گے جن و ملائک بشر سبھی
امت کو جب ملے گی شفاعت رسول کی
عارفؔ یہ زندگی کے ہیں لمحات خوش نصیب
تیری زبان پہ آج ہے مدحت رسول کی

اثر دیکھتے ہیں

حضرت حکیم اختر صاحبؒ

یہ آہ سحر کا اثر دیکھتے ہیں
مدینہ کے شام و سحر دیکھتے ہیں
جسے آپ کا باخبر دیکھتے ہیں
اسے غیر سے بے خبر دیکھتے ہیں
غلامی سے تیری غلاموں کا رتبہ
ملائک سے بھی فوق تر دیکھتے ہیں
تجلی جو ہے سبز گنبد پہ ہر دم
اسے رشکِ شمس و قمر دیکھتے ہیں
مدینہ کا جغرافیہ دیکھ کر ہم
عجب حال قلب و جگر دیکھتے ہیں
تصور میں آتا ہے جب سبز گنبد
تو ایمان کو گرم تر دیکھتے ہیں
بفرطِ محبت، بشوق نظر ہم
مدینہ کے دیوار و در دیکھتے ہیں
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر
تصور میں ہم ان کے گھر دیکھتے ہیں
جو روضہ پہ حاضر سلاطیں ہوئے ہیں
تو پندارِ زیر و زبر دیکھتے ہیں
جو جالی پہ صل علیٰ کہہ رہے ہیں
اے اخترؔ انہیں چشم تر دیکھتے ہیں

نعت شریف

باغ میں جب میں گیا
سب طوطیاں تھیں خوشنما
کہتی تھیں نعتِ مصطفیٰ
بلغ العلیٰ بکمالہ

قمریاں سب شوق میں
ڈالی تھیں گردن طوق میں
کہتی تھیں آ کے ذوق میں
کشف الدجیٰ بجمالہ

بلبلیں سب سو بہ سو
لے کے ہر اک گل کی بو
کرنیں تھیں باہم گفتگو
حسنت جمیع خصالہ

چڑیوں کی سن کر چہچہے
انساں بھلا کیوں چپ رہے
لازم ہے اس پر یوں کہے
صلوا علیہ والہ

☆☆☆

گلزار آپ ہیں

احمد ندیم قاسمی

دنیا ہے ایک دشت تو گلزار آپ ہیں
اس تیرگی میں مطلع انوار آپ ہیں

یہ بھی ہے سچ کہ آپ کی گفتار ہے جمیل
یہ بھی ہے حق کہ صاحبِ کردار آپ ہیں

ہو لاکھ آفتابِ قیامت کی دھوپ تیز
میرے لئے تو سایۂ دیوار آپ ہیں

مجھ کو کسی سے حاجتِ چارہ گری نہیں
ہر غم مجھے عزیز کہ غمخوار آپ ہیں

مجھ پر یہ جرم غربت و دامن دریدگی
سب لوگ سنگ زن ہیں تو گلبار آپ ہیں

ہے میرے لفظ لفظ میں گر حسن و دلکشی
اس کا یہ راز ہے میرا معیار آپ ہیں

انسان مال و زر کے جنوں میں ہے مبتلا
اس حشر میں ندیم کو درکار آپ ہیں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

راسخ عرفانی

علم کا لہجہ نطق رسالت صلی اللہ علیہ وسلم
خوشبو خوشبو صورت و سیرت صلی اللہ علیہ وسلم

بخشش یزداں، مشعلِ فاراں، شارح قرآں، حاصل ایماں
جانِ تمنا نور ہدایت صلی اللہ علیہ وسلم

خلق کا رہبر شافعِ محشر، زہد کا پیکر حسن کا محور
ذاتِ گرامی فخرِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم

اوجِ بشر معراجِ رسالت، شاہِ امم سرتاج رسالت
سلطانی میں عجز و قناعت صلی اللہ علیہ وسلم

موَجہ نکہت طرز خطابت، جملہ جملہ حسنِ فصاحت
فقرہ فقرہ درسِ شریعت صلی اللہ علیہ وسلم

خنداں خنداں چہرۂ تاباں اور معطر جانِ بہاراں
شاہدِ رعنا زینتِ جنت صلی اللہ علیہ وسلم

راسخؔ وہ گلزار مدینہ، باب حرم فردوس کا زینہ
روضہ مرسل موجبِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆☆

کلام انظرؔ بھرونوی

آئندہ صفحات میں آنے والی نعت ونظم خوداس راقم کی فکر کانتیجہ ہے زہے نصیب جو بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں مقبول ہوجائیں، یہ تمام نعتیں بہت سے مجمع عام میں پڑھ کرخراج تحسین حاصل کرچکی ہیں، قارئین کو اگر پسند آئیں تو دعا فرمائیں۔

☆☆☆

آقائے زمانہ

آقائے زمانہ مرے آقائے زمانہ
ہے کون خدا آپ کے آنے سے ہی جانا
وہ صادق ومصدوق و امیں حامد و محمود
یہ ارض وفلک جن کے وسیلے ہے موجود
لَوْلَاکَ لَمَا جن کی ہے عظمت کا فسانہ
آقائے زمانہ مرے آقائے زمانہ
وہ ختمِ رُسُل فخرِ رُسُل ،سرورِ ہادی
توریت نے انجیل نے دی جن کی گواہی
عیسیٰؑ کی بشارت ہے ،براہیمی ترانہ
آقائے زمانہ مرے آقائے زمانہ
مزّمل ومدثر و یٰسین وَ طٰہٰ
کس پیار سے اللہ نے آقا کو پکارا
ہر نام حسیں آپ کا ہر نام سہانا
آقائے زمانہ مرے آقائے زمانہ

والشّمش میں ہے جلوہ فشاں چہرۂ انور
واللّیل میں ہے تذکرۂ زلف ِمعنبر
مہتاب ہے جس حسنِ نبوّت کا دیوانہ
آقائے زمانہ مرے آقا ئے زمانہ

دن رات جو اُمّت کے لئے آنسو بہائے
جو خون کے پیاسوں کو بھی سینے سے لگائے
احسان وکرم کا نہیں کچھ جن کے ٹھکانہ
آقائے زمانہ مرے آقا ئے زمانہ

وہ نُطق کہ قربان ہوئے جس پہ فصاحت
اُدباء کا ادب شاعر و حکماء کی حذاقت
یہ در ہے جہاں جھکتے ہیں سب عاقل ودانا
آقائے زمانہ مرے آقا ئے زمانہ

جب آئے نبی آگئیں دنیا میں بہاریں
ہر سمت بندھی رحمت وبرکت کی قطاریں
پھر بٹنے لگا چار سو ایماں کا خزانہ
آقائے زمانہ مرے آقا ئے زمانہ

جب حشر کے میدان میں سب ہوں گے پریشاں
.درخواست ہے یہ آپ سے اے جانِ مہرباں
اُس بھیڑ میں انؔظر کو کہیں بھول نہ جانا
آقائے زمانہ مرے آقا ئے زمانہ

☆☆☆

اے کاش مدینہ جانے کا

اے کاش مدینہ جانے کا کچھ ایسا بہانہ ہو جائے
قدموں پہ نچھاور ہوں ان کے روضے پہ ٹھکانہ ہوجائے

جس لب پہ ہو ہر دم ذکرِ نبی وہ سارے لبوں سے افضل ہے
جس دل میں محبّت ہو ان کی وہ دل بھی سہانا ہوجائے

فرمانِ خدا ہے جن کی زباں، وہ جن کا تکلّم رشکِ جناں
پھر ان کا اشارہ دینِ مبیں کیوں حکمِ خدا نہ ہوجائے

دل پیش کروں جاں وار کروں قدموں سے لپٹ کر رہ جاؤں
توفیقِ خداوندی سے اگر طیبہ مرا جانا ہوجائے

یہ بزمِ جہاں ان کے صدقے، یہ خلدِ بریں ہیں ان سے سجے
جس سمت نظر فرمالیں وہ اس سمت زمانہ ہوجائے

دنیا بھی ملے عقبیٰ بھی ملے ہرفوزوسعادت حاصل ہو
بس شرط ہے یہ ہر مسلم گھر اسلامی گھرانہ ہو جائے

اے شافعِ محشر میری بھی اس روز شفاعت فرمانا
پھر آپ کے پیارے ہاتھوں سے کوثر کا پلانا ہوجائے

توفیق دے یارب انؔظر کو وہ نعتِ نبی ہر وقت لکھے
اور کام نبی کی عظمت کا دنیا کو سنانا ہو جائے

☆☆☆

محمد نام ہے ان کا (صلی اللہ علیہ وسلم)

لٹادے پیارے نبی پر جان ، ملا ہے جن سے ہمیں ایمان
محمد نام ہے ان کا ، محمد نام ہے ان کا

اے عبداللہ کے نورِ نظر، اے آمنہ بی کے لختِ جگر
ہے تیرا ثنا خواں شمس وقمر، سب حور و ملک ربِّ اکبر
بتاؤ کس کی ہے یہ شان ، کہ جن پر سارا جہاں قربان
محمد نام ہے ان کا ، محمد نام ہے ان کا

انگلی کے اشارے سے تو نے کیا کیا نہ کرشمے دکھلائے
کبھی چاند کو ٹکرے کر ڈالے کبھی ڈوبا سورج لوٹائے
کبھی ہو پانی کا جریان، ہے اب تک دنیا یہ حیران
محمد نام ہے ان کا ، محمد نام ہے ان کا

محبوب خدا ہے کون کہو ، سردار جہاں ہے کون کہو
وہ کون امام ہے نبیوں کا، اقصیٰ میں بنا ہے کون کہو؟
بنے ہیں جو سردار جہان، ہیں جو سب نبیوں کے سلطان
محمد نام ہے ان کا ، محمد نام ہے ان کا

سدرہ سے بڑھے پھر آگے نبی، مخلوق جہاں پہونچی نہ کوئی
پھر قرب کا ایسا درجہ ملا ، کہ رب نے کہا اُدْنُ مِنّی
کرے جو دیدار رحمٰن، بنے معراج میں جو مہمان
محمد نام ہے ان کا ، محمد نام ہے ان کا

دن رات جو امت کی خاطر روتا ہو تڑپتا رہتا ہو
دشمن کو دعائیں دیتا ہو، غرباء کو سہارا دیتا ہو

ہے جن کی عفو و کرم پہچان، ہے دنیا پر جن کا احسان
محمد نام ہے ان کا ، محمد نام ہے ان کا

ہے عشق نبی سے تجھ کو اگر، تو شرک سے بچ بدعت نہ کر
کوثر کے بھی وہ حقدار نہیں، جو لوگ ہیں بدعت کے خوگر
بچو! یہ ہے کارِ شیطان ، کہوں یہ کن کا ہے فرمان
محمد نام ہے ان کا ، محمد نام ہے ان کا

جب نام نبی کا آجائے محفل میں اجالا ہو جائے
ہر لب پہ ہو نغمۂ صلِّ علیٰ ، سب رنج والم وا ہو جائے
اے انظرؔ کر دو یہ اعلان ، ہے جن پر جاں میری قربان
محمد نام ہے ان کا ، محمد نام ہے ان کا

میرے خوابوں میں

میرے خوابوں میں سرکار آجایئے — اپنا نورانی چہرہ دکھاجایئے
ساقیا آیئے ساقیا آیئے — جام دیدار ہم کو پلا جایئے
میرے خوابوں میں آقا مرے آیئے

مضطرب ہیں پریشان ہیں ہند میں — ایک ہم بھی ہیں آقا ترے رند میں
میری قسمت میں طیبہ اگر نہ ہوتو — اپنا جلوہ دکھا دیں مجھے نیند میں
میری بے چینیاں دور فرمایئے

میرے آقا ہیں دنیا میں سب سے حسیں — ماند ہے آپ سے حسنِ ماہِ مبیں
شرم سے منھ چھپالے اگر دیکھ لے — آپ کو یہ نجوم سماء و زمیں
ہو یقیں نہ تو قرآں ذرا دیکھئے

نام آئے جہاں بھی رسولِ خدا — دل کی گہرائی سے پڑھئے صلِّ علیٰ
ذکر لب پہ محمد کا چلتا رہے — قلب کی ہو صدا احمد مجتبیٰ

سنتیں ان کی دل میں بسا لیجئے

خود خدا نے بتایا ہے قرآن میں   سورہ سجدہ میں یٰسین ورحمٰن میں
ہر جگہ رب نے فرمایا اس شان میں   میرے محبوب بہتر ہیں انسان میں
کوئی ان کا مقابل نہیں جانیے

معجزہ انبیاء کو ملا ہے ضرور   اور ہے ان سے وعدۂ حور وقصور
لیکن قرآں ملا جن کو وہ کون تھے؟   کہیۓ ناصاف لفظوں میں میرے حضور
تاقیامت اسے اب پڑھا کیجئے

آپ کی امتوں پہ ہے ظلم وستم   ان پہ کرتے نہیں ہیں کوئی بھی رحم
چاہے ہو بادشاہ حکمراں یا امیر   ان پہ ڈھاتے ہیں جوروجفاء وستم
آپ امت کی اپنی خبر لیجئے

ہے مری رب عالم سے یہ التجا   کرلے میری قبول فقط اک دعاء
ان کے قدموں تلے جان نکلے مری   اور ہونٹوں پہ ہو کلمہ طیبہ
اللہ انظرؔ کی بس یہ دعا لیجئے
میرے خوابوں میں آقا چلے آیئے

قطعۂ نعت

ذکر شہہِ رسول کی لذت عجیب ہے
جس کو ہو یہ نصیب بڑا بانصیب ہے
ارشاد مصطفٰے ہے جو پڑھتا رہے درود
محشر کے روز مجھ سے وہ سب سے قریب ہے
میرے نبی کی شان میں کہتا ہے خود ہی رب
میں خوش ہوں جس سے خوش مرا پیارا حبیب ہے

میرے نبی پہ باب نبوت تمام ہے

کلمہ ہو یا اذاں یا درود وسلام ہے
سب میں خدا کے بعد ، محمد کا نام ہے
فخر رسل ہے ، سرور جن وبشر ہے وہ
رشک ملائکہ ہے وہ خیرالانام ہے
کرتا ثناء ہے آپ کی قرآن میں خدا
دیکھو بلند کتنا نبی کا مقام ہے
رب نے انہیں کتاب بھی کچھ اس طرح کی دی
دنیا میں آخری جو خدا کا پیام ہے
جس نے پڑھی ہے راہ ہدایت ملی اسے
پُر مغز وبے مثال وہ ایسا کلام ہے
میرے نبی کے بعد نہ آئے گا اب نبی
میرے نبی پہ بابِ نبوت تمام ہے
جھوٹا ہے جو بھی دعوی نبوت کا اب کرے
اسود ، مسیلمہ ہے یا مرزاغلام ہے
مرزا غلام سچا نبی ہو ، نہیں نہیں
ہیضہ میں اس کے مرنے کا چرچا جو عام ہے
اس کے فریب ومکر ودغا کا نہ پوچھو حال
دنیا کی ہر برائی میں سب کا امام ہے
انظرؔ اگر ہو ختم نبوت کے پاسباں
گھبراؤ مت کہ پاس شفاعت کا جام ہے

آپؐ پہ آکر ختم نبوت کل بھی تھی اور

پیارے نبی کی عزت وشہرت، کل بھی تھی اور آج بھی ہے
ان کی مسلّم رفعت وعظمت، کل بھی تھی اور آج بھی ہے

نام نبی کا جب بھی لبوں میں ہونٹ سے ہونٹ چپک جائیں
اسم محمد پاک میں لذت، کل بھی تھی اور آج بھی ہے

سورج چاند ستارے، جگنو، سب اس نور کے پرتو ہیں
روشن، روشن ان کی صورت، کل بھی تھی اور آج بھی ہے

غم کا نہ کیوں چھٹ جائے بادل لب پہ جوان کا نام آئے
پیارے نبی کے نام میں برکت، کل بھی تھی اور آج بھی ہے

شیریں دہن تھے، شیریں سخن تھے ایسا تھا اخلاق ان کا
سارے دلوں پہ ان کی حکومت کل بھی تھی اور آج بھی ہے

سارے رسولوں کے سرور ہیں سارے ہی نبیوں کے خاتم
آپ پہ آکر ختم، نبوت کل بھی تھی اور آج بھی ہے

آپ ہیں آخر قرآں آخر، آپ کا دین ہے آخری دین
آپ کی امت آخری امت، کل بھی تھی اور آج بھی ہے

جھوٹے نبی مرزا کی جھوٹی امت سے یہ کہدے کوئی
تیرے مقدر میں ہر ذلت، کل بھی تھی اور آج بھی ہے

انظرؔ ختم نبوت کے عشّاق کو یہ خوشخبری دے
تیرے صلہ میں ان کی شفاعت، کل بھی تھی اور آج بھی ہے

☆☆☆

محمد نامِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

کہا جبریل نے تم سا حسیں میں نے دیکھا
جو دیکھا حسن ان کا چاند تاروں نے سلامی دی

گذرتے آپ جب مکّہ کے جنگل اور وادی سے
تو پتھر، پیڑ پودوں نے پہاروں نے سلامی دی

جہاں مظلوم کے فریادرس بن کر نبی آئے
تو ہر اِک ظلم خوردہ غم کے ماروں نے سلامی دی

پتہ جب ان کی عظمت کا چلا دنیائے انساں کو
ہر اک شاہ وگدا نے تاجداروں نے سلامی دی

بُراقِ تیز رو سے جب چلے مکّہ کی گلیوں سے
تو صف بستہ فرشتوں کی قطاروں نے سلامی دی

جو پہونچے مسجدِ اقصیٰ رسولوں کی امامت کو
نبّوت کے وہاں سب ماہ پاروں نے سلامی دی

ستم خوردہ جہاں ہر سو خزاں کا آشیانہ تھا
نبی آئے تو جھک جھک کر بہاروں نے سلامی دی

محمّد نامِ اقدس جب لیا انظرؔ نے محفل میں
درودِ پاک پڑھ پڑھ کر ہزاروں نے سلامی دی

☆☆☆

مصطفیٰ ﷺ مصطفیٰ ﷺ گنگنائیں ہم

مصطفیٰ مصطفیٰ گنگنائیں گے ہم
ان کی یادوں میں آنسو بہائیں گے ہم

گر مقدر سے طیبہ جو جانا ہوا
ان کی چوکھٹ سے واپس نہ آئیں گے ہم

نام کے ان کی خوشبو ہے چاروں طرف
ہرجگہ ان کی برکت ہی پائیں گے ہم

بخشوائیں گے محشر میں آقا ضرور
ان کے آگے جو دامن پساریں گے ہم

خاک طیبہ ملے ہونٹ سے چوم کر
اپنی آنکھوں کا سرمہ بنائیں گے ہم

ان کی عظمت پہ لاکھوں درود وسلام
ان کی الفت کو دل میں بسائیں گے ہم

کیسی حالت ہوئی آپ کی یاد میں
در پہ اپنے بلالو دکھائیں گے ہم

آج انظؔر ہے آقا کی الفت میں گم
آؤ آقا کی باتیں سنائیں گے ہم

☆☆☆

عظمت قرآن

بروزِ حشر بخشش کا کوئی سامان ہوجائے
خدایا میرا بچہ حافظ قرآن ہوجائے

ہراک بچہ کے سینے میں رہے قرآن کی دولت
سبھی مؤمن کے دل میں کاش یہ ارمان ہوجائے

ہوجس دل میں نہیں قرآں وہ اک ویران سا گھر ہے
یہ جس دل میں اتر جائے وہ چمنستان ہوجائے

شغف قرآن سے اتنا ہو پڑھتے پڑھتے موت آئے
ہماری زندگی بھی اسوۂ عثمان ہوجائے

کہاجائے گا حافظ سے پڑھے جاؤ چڑھے جاؤ
تیری منزل وہاں ہے ختم جب قرآن ہوجائے

وہ دس ایسے گنہ گاروں کو جنت لے کے جائے گا
عذابِ نار کا جس کے لئے اعلان ہوجائے

ملے گا تاج ایسا حشر میں ماں باپ کو ان کے
کہ جس کی ضو سے سورج ماند اور حیران ہوجائے

بہت آسان سودا ہے تمہارے واسطے انظؔر
جو تیری زندگی قرآن پر قربان ہوجائے

☆☆☆

صرف اللہ ہی کے آگے

صرف اللہ ہی کے آگے سر جھکانا چاہیئے
غیر کے در پہ کبھی ہرگز نہ جانا چاہیئے

وہ خدا ہر ایک کی سنتا ہے فریاد وپکار
مانگنا جو کچھ بھی ہو بس رب سے کہنا چاہیئے

بخش دیتا ہے گناہوں کو ہے ایسا مہرباں
اس کی رحمت کو تو بس ادنیٰ بہانہ چاہیئے

ظلم و عصیاں کی معافی اور حاجت کے لئے
اپنے رب کو رات میں اٹھ کر منانا چاہیئے

مندروں، قبروں پہ دامن کو نہ پھیلا کیوں کہ یہ
شرک ہے ،ان کام سے دامن بچانا چاہیئے

شرک وبدعت کفریہ کاموں سے خود بچتے ہوئے
اپنی نسلوں کو بھی ان سب سے بچانا چاہیئے

شکر اس مالک کا ہم کرتے رہیں ہر وقت اور
کھاتے ،پیتے،سوتے اٹھتے حمد گانا چاہیئے

یا خدا تجھ سے دعا ہے انظؔر کمزور کی
مغفرت فرما دے جنت کا ٹھکانہ چاہیئے

☆☆☆

مدح احمد کس طرح سے

مدح احمد کس طرح سے کس زباں سے ہو بیاں
خالق جن وبشر ہو جن کا خود ہی مدح خواں

ہیں حبیب کبریا وہ سرور کونین ہیں
انبیاء کے ہیں وہ خاتم رُسل کے بھی بے گماں

آپ کا رخسار انور ماہ وانجم سے حسیں
آپ ہیں شیریں دہن، شیریں سخن، شیریں زباں

آپ آئے بن کے رحمت اس جہاں میں اے نبیؐ
آپ آئے تو یہ مکہ بن گیا دارالاماں

بکریوں کو جو چراتے تھے وہ رہبر بن گئے
تھے جو حیوانوں سے بدتر وہ ہوئے رشک جہاں

آپ کے نقش قدم پہ چلنا لازم ہے ہمیں
آپ کے نقش قدم ہیں اے نبی جنت نشاں

اپنی امت کو تو بخشائیں گے سرکار اُمم
گر کے وہ سجدے میں نزدِ خالقِ کون ومکاں

جب نبی سدرہ پہ پہونچے بولے جبریل امیں
اس سے آگے آپ جائیں میرا یہ رتبہ کہاں

کس طرح انظؔر کرے اب مدح شاہ دوسرا
عاجز وقاصر ہے کاغذ اور قلم میری زباں

☆☆☆

بیان حقیقت

رسول پاکؐ کی سنت پہ جو عامل نہیں ہوتا
قسم اللہ کی وہ مومن کامل نہیں ہوتا

ہدایت کی نہ ملتی راہ گر آتے نہیں آقا
نہ ملتا راستہ قرآن گر نازل نہیں ہوتا

ہماری نظر میں دراصل وہ نادان واحمق ہے
نبی پاک کی عظمت کا جو قائل نہیں ہوتا

جو دل حبِّ الٰہی کے لیے فارغ نہیں ہو پائے
غمِ دنیا سے چھٹکارا اسے حاصل نہیں ہوتا

اگر چہ جیت ہو باطل کی ، باطل پھر بھی باطل ہے
اگر مغلوب ہو حق ، پھر بھی حق باطل نہیں ہوتا

تجھے سمجھا کے دنیا تھک گئی پر کیا ہوا انظرؔ
رہِ عشقِ نبی کی سمت کیوں مائل نہیں ہوتا

☆☆☆

نعت پاک

جس کو سرکار دوعالم سے محبت ہوگی
اس کی قسمت میں یقیناً لکھی جنت ہوگی

چاند سورج بھی جنھیں دیکھ کے شرماتے تھے
اللہ اللہ ! کیا حسیں آقا کی صورت ہوگی

لکھ دیا آپؐ کے آنے سے ہی پہلے رب نے
آپؐ پر ختم، نبوت، وَ رسالت ہوگی

جس کو بھی پیار ہے آقا کی شریعت سے اسے
شرک وبدعات کے ہر کام سے نفرت ہوگی

آپؐ کی راہ یا اصحاب کی رہ سے ہٹ کر
دین کے نام پہ جو چیز ہو بدعت ہوگی

آتش نار بھی اس جسم کو چھو نہ پائے
جس کے سینے میں بھی قرآن کی دولت ہوگی

سن لو اے دین محمد کو مٹانے والو!
ایک دن صرف اسی دیں کی حکومت ہوگی

کچے پکے ہیں مکاں جتنے بھی اس عالم میں
سب میں اس دین محمد کی ہی چاہت ہوگی

موت سے میں کیوں ڈروں سب کو بتادو انظرؔ
قبر میں تو مرے آقا کی زیارت ہوگی

☆☆☆

قربان تجھ پہ جاں

اے سروروں کے سرور و سلطانِ دوجہاں
قربان تجھ پہ جاں، قربان تجھ پہ جاں

تجھ پر کتاب ختم، شریعت بھی ختم ہے
تجھ پہ نبوت اور رسالت بھی ختم ہے
یہ ہے خدا کا فیصلہ قرآن کا اعلاں
قربان تجھ پہ جاں ،قربان تجھ پہ جاں

سب انبیاء ستارے ہیں تو آفتاب ہے
سارے جہاں میں تیرا نہ کوئی جواب ہے
والشمس والضحیٰ ہے تیرے حسن کا بیاں
قربان تجھ پہ جاں ،قربان تجھ پہ جاں

بعدِ خدا جہان میں سب سے عظیم تو
ہمدرد و غمگسار ہے سب سے رحیم تو
تجھ سا نہیں ہے کوئی بھی مشفق ومہرباں
قربان تجھ پہ جاں ،قربان تجھ پہ جاں

کلمہ ہو یا نماز، درود و سلام ہے
سب میں خدا کے بعد محمد (ﷺ) کا نام ہے
ہوتی نہیں ہے آپؐ کے بن آج بھی اذاں
قربان تجھ پہ جاں ،قربان تجھ پہ جاں

توصیف ان کی کرتا ہے خود رب ذوالجلال
بے شک نہیں ہے آقا کی کوئی میرے مثال
انظرؔ انہیں کی یاد میں مصروف رکھ زباں
قربان تجھ پہ جاں ،قربان تجھ پہ جاں

کوئی اب ان کے بعد

محمد مصطفےٰ کے نام آنے پر درودوں کی
نہ لگ جائے لبوں پہ پھُل جھری یہ غیر ممکن ہے

نبیؐ پاک کا جب تذکرہ محفل میں آجائے
نہ کِھل جائے ہر اک دل کی کلی یہ غیر ممکن ہے

وہ ہیں سردار انساں کے وہ ہیں محبوب رحمٰں کے
ہو رتبہ میں بڑھا ان سے کوئی یہ غیر ممکن ہے

نبوت او رسالت ختم ہے حضرت محمد پہ
کوئی اب ان کے بعد آئے نبی یہ غیر ممکن ہے

نبوت کا جو اب دعوی کرے جھوٹا ہے کافر ہے
وہ سچا ہو یا ہو رب کا ولی یہ غیر ممکن ہے

سنو! ''مرزا غلام احمد'' کے جیسا پورے عالم میں
ہو بدگو، بدزباں ، بدتر کوئی ، یہ غیر ممکن ہے

مرا بیت الخلا میں مبتلا ہو کر کے ہیضہ میں
پھر ایسا شخص بن جائے نبی ، یہ غیر ممکن ہے

تھا مرزا اس قدر کالا کہ اس کی دیکھ کر صورت
توے کو بھی نہ آجائے ہنسی، یہ غیر ممکن ہے

سنو! مرزائیت میں دوستو گر ہو نہ یہ چیزیں
دغا ومکر اور دھوکہ دہی، یہ غیر ممکن ہے

لعینِ قادیاں مرزا کا جب بھی نام آجائے
زباں خاموش ہو انظرؔ تری یہ غیر ممکن ہے

قادیانی شکلِ انسانی میں اک شیطان تھا

ہو لعینِ قادیاں مرزا پہ لعنت بے شمار ☆ عظمت ختم نبوت، کی ہے جس نے تار تار
کذب ودھوکہ میں تھا ماہر شاطر ومکار تھا ☆ تھا وہ دلّال یہودی اور انگریزوں کا یار
رنگ کالا، بدشکل اتنا کہ اس کے سامنے ☆ بھوت بھی آئے تو ڈر جائے کرے چیخ وپکار
کون تھا مرزا غلام احمد اگر ہے جاننا ☆ پھر تو اگلا شعر یہ مرزا کا پڑھئے بار بار
کِرمِ خاکی ہوں نہ پیارے اور نہ آدم زاد ہوں ☆ ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار
شعر کا مطلب ہوا کہ گوہ کا کیڑا تھا وہ ☆ اور تھا دنیا میں وہ سب سے ذلیل وبے وقار
تھا خباثت کا پیمبر اور رذالت کا امام ☆ باوجود اس کے یہ کیا کہتا ہے جاہل، نابکار
''روضۂ آدم کہ تھا جو نامکمل اب تلک'' ☆ ''میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ وبار''
وہ کبھی مہدی بنا، مریم کبھی عیسیٰ کبھی ☆ رنگ بدلا اس قدر کہ ہوگئی گرگٹ کی ہار
دوستو حضرت محمدؐ پر نبوت ختم ہے ☆ اب جو بولے میں نبی ہوں اس کو کردو سنگسار
قادیانی شکل انسانی میں اک شیطان تھا ☆ دوستو بچنا کہیں ہو جاؤ نہ اس کے شکار
شاہ عالم کا نہیں ثانی نہیں ان کا بدل ☆ جس جگہ جائیں وہاں سے کادیانی ہوں فرار
گر شفاعت مصطفےٰ کی چاہئے انظرؔ تجھے ☆ پھر تو تُو ختم نبوت کے لیے جاں کر نثار

شیرِ میسور حضرت ٹیپو سلطان شہیدؒ

نازشِ قوم و ملت فخر ہندوستان
ہے ٹیپو سلطان مرا ٹیپو سلطان

انگریزوں کو ناکوں چنے چبوائے جو
دشمن جن کے نام سے ہی گھبرائے جو
شیروں سے جو پنجہ لڑائے وہ انسان
ہے ٹیپو سلطان مرا ٹیپوسلطان

ٹیپو نام ہے باطل سے لڑجانے کا
ٹیپو نام ہے اپنا دیش بچانے کا
ٹیپو مسلم دیش بھگت کی ہے پہچان
ہے ٹیپو سلطان مرا ٹیپو سلطان

ٹیپو نام ہے مرکر بھی نہ مرنے کا
ٹیپو نام ہے ہر اک دل میں رہنے کا
امن واماں سکھ شانتی کا ہے ایک نشان
ہے ٹیپو سلطان مرا ٹیپو سلطان

بھارت پر انگریزوں کا ہر ظلم وستم
ہردم فکر تھی ٹیپو کو ہو کیسے ختم
بالآخر لڑ لڑ کر دے دی اپنی جان
ہے ٹیپو سلطان مرا ٹیپو سلطان

ٹیپو کا پیغام ہے دنیا والوں سے
شیر کا اک دن گیدڑ کے سو سالوں سے
بہتر یہ بات ہمیشہ رکھنا دھیان
ہے ٹیپو سلطان مرا ٹیپو سلطان

غداروں سے دیش بچانا لازم ہے
فرقہ پرستی دور ہٹانا لازم ہے
آؤ سنادو انظرؔ ٹیپو کا اعلان
ہے ٹیپو سلطان مرا ٹیپو سلطان

☆☆☆

نعت پاک

وہ ایسا حسیں جس کا ثانی نہ ہمسر
جو ہے خوب تر خوشتروں سے بھی خوشتر
جو شمس و قمر سے بھی زیادہ منور
وہ میرا نبی ہے وہ میرا نبی ہے

جہاں شاہ بھی بن کے آئے گداگر
جہاں کی فقیری امیری سے بہتر
جہاں سرنگوں شان کسریٰ و قیصر
وہ میرا نبی ہے وہ میرا نبی ہے

جو فخر رسل سید الانبیاء ہیں
جو ہادی کل خاتم الانبیاء ہیں
جو ساقی کوثر ہے شافع محشر
وہ میرا نبی ہے وہ میرا نبی ہے

وہی جن پہ قرآن نازل ہوا ہے
جو ہیں فخر کونین جان جہاں ہیں
جو بعد خدا خلق میں سب سے بہتر
وہ میرا نبی ہے وہ میرا نبی ہے

جو امت کی خاطر دکھ و غم اٹھائے
جو دشمن کو سینے سے اپنے لگائے

دعائیں دے ان کو جو برسائے پتھر
وہ میرا نبی ہے وہ میرا نبی ہے

تھا ہر سمت دنیا میں کفر و ضلالت
نبی آئے آئی بہار ہدایت
چمک اٹھا جن سے جہاں کا مقدر
وہ میرا نبی ہے وہ میرا نبی ہے

محمد محمد ہی ورد زباں ہے
یہ غم کا مداوا ہے تسکین جاں ہے
لٹا ڈالے جن پر ہر اک شئ یہ انظر
وہ میرا نبی ہے وہ میرا نبی ہے

☆☆☆

جذبۂ دل

یہ ہے عقیدہ ہمارا ایماں : مرے نبی سا کوئی نہیں ہے
ازل سے لے کر ابد تلک بھی کوئی بھی ان سا ہوا نہیں ہے
یہ چاند سورج کی ضوفشانی ، یہ کہکشاں کی نئی کہانی
یہ بیل بوٹے یہ پھول خوشبو ، یہ اڑتی تتلی چمکتے جگنو
یہ پیڑ پودے پہاڑ دریا یہ سب ہے میرے نبی کا صدقہ
اے بزم عالم ذرا یہ بتلا ! نبی سے کیا کیا ملا نہیں ہے
مرے نبی سا کوئی نہیں ہے

نبی ہی ایمان لے کر آئے ، وہ ساتھ قرآن لے کر آئے
وہ سحری افطار اور تراویح وہ ماہِ رمضان لے کر آئے
بچانے سے دوزخ سے مغفرت کا ہزار سامان لے کر آئے
کیا ہے احسان ہم پہ جتنا کسی نے اتنا کیا نہیں ہے
میرے نبی سا کوئی نہیں ہے

نبی نہ ہوتے تو ہم نہ ہوتے ، نبی نہ ہوتے تو تم نہ ہوتے
نبی نہ آتے تو کچھ نہ ہوتا زمیں نہ ہوتی زماں نہ ہوتا
انھی کی صدقے میں رب نے نعمت ، دیا ہے ہم کو ہزار دولت
جو مرتبہ مصطفیٰ نے پایا کسی کو ویسا ملا نہیں ہے
مرے نبی سا کوئی نہیں ہے

وہ آمنہ کے جگر کا پارہ یتیم ومسکین کا سہارا
جہان کی آنکھ کا ستارہ وہ بھولا بھالا بڑا پیارا
وہ سب کا آقا وہ سب کا مولا ، نبی ہمارا ہے سب سے پیارا

امام سارے ہی انبیاء کا، امام ویسا کوئی نہیں ہے

صبا ہو تیرا مدینہ جانا،سلام ان سے مرا سنانا
سلام کہہ کر یہ عرض کرنا ،ہمیں شفاعت میں یاد رکھنا
پلاؤ جب سب کو جامِ کوثر ، ہمیں بھی آقا ذرا پلانا
یہ آرزو ہے ہماری انظؔر ، تمنا اس کے سوا نہیں ہے
میرے نبی سا کوئی نہیں ہے

یا نبی مصطفیٰ آپ ہیں آپ ہیں

تاج ختم نبوت سجا جن کے سر ، سید الانبیاء آبروئے بشر
جن کے زیرِ قدم سدرۃ المنتہیٰ ،یا نبی مصطفیٰ آپ ہیں آپ ہیں

نفسی نفسی کے اس عالم خوف میں امّتی اُمّتی جو پکارا کرے
جن کے دامن میں سب کو ملے گی پناہ،یا نبی مصطفیٰ آپ ہیں آپ ہیں

جن کی مدحت میں قرآن نازل ہوا جن کی رفعت پہ جبریل نازاں ہوا
جن کا رب خود بھی کرتا ہے مدح وثنا: یا نبی مصطفیٰ آپ ہیں آپ ہیں

ہیں جو ہادیٔ عالم جو سب سے حسیں چاند بھی جن کا منگتا وہ نور مبیں
زُلف واللیل ہے چہرہ ہے والضحیٰ: یا نبی مصطفیٰ آپ ہیں آپ ہیں

جن کے آنے سے دنیا کی قسمت جگی نور وحدت سے گھر گھر ہوئی روشنی
جن کی برکت سے روشن ہے شمعِ ہدیٰ یا نبی مصطفیٰ آپ ہیں آپ ہیں

جن کے در کی غلامی میں جبریل ہو جن کا شاہد یہ تورات وانجیل ہو
جن کا ہر لفظ قرآں ہے مدح وثنا: یا نبی مصطفیٰ آپ ہیں آپ ہیں

حشر میں اپنے انظؔر کا رکھنا بھرم جام کوثر شفاعت سے کرنا کرم
جان ودل فکر وفن میرا جن پر فدا: یا نبی مصطفیٰ آپ ہیں آپ ہیں

خواہش دل

کبھی تو خوابوں میں میرے آئیں ہمارے آقا ہمارے سرور
غلام تیرا تڑپ رہاہے وہ رورہاہے بہت ہے مضطر
وہاں جہاں پر نہ کوئی ہوگا ہمارا ہمدم نہ ہم کسی کے
وہاں ہماری مدد کوآنا شفیع بن کر نصیر بن کر
یہ ہے مقدر کی بات ورنہ یہ کس کے دل کی نہیں تمنا
وہ جائے کعبہ وہ دیکھے طیبہ وہ چومے آقا کا روضۂ اطہر
تمہیں مبارک اے حاجیو ہو کہ ہورہی ہے وہاں حضوری
جہاں پہ کرتی ہے فخر جنت جہاں فرشتے بچھاتے ہیں پر
ہے گرمی کعبہ میں اور ٹھنڈک مدینہ میں اس کی کیا وجہ ہے
وہاں جلال خدا ہے ظاہر وہاں جمال نبی کا مظہر
ہے آج ساری فضا معطر یہ عطر نبوی کی اک جھلک ہے
مقابل اس کے نہ ہوسکے گی کبھی بھی خوشبوئے مشک وعنبر
اگر ہماری ہوئی حضوری درِ نبی پر کہوں گا ان سے
سلام تم پر اے میرے آقا ذرا رکھیں ہاتھ میرے سر پر
ہماری خواہش ہے لاکھ لیکن مقدم اس میں ہے جانا طیبہ
یہ دل میں ارماں لئے زمانے سے مضطرب حال ہے یہ انظرؔ

☆☆☆

ترانۂ مدرسۂ فیض عام مدنیہ

قاضی محلہ ،چنگیری(داونگیرے، کرناٹک)

گلستانِ علم وفن ہے، یہ مدرسہ فیضِ عام
دین احمد کا چمن ہے، یہ مدرسہ فیضِ عام
علم سے جس نے فضاؤں کو معطر کر دیا
وہ گل ومشک وختن ہے، یہ مدرسہ فیضِ عام

کاوشِ نورِ محمد کا ہے یہ میٹھا ثمر
مرجعِ اہلِ سخن ہے، یہ مدرسہ فیضِ عام
عام ہو تعلیمِ دین ظلم وجہالت دور ہو
لے کے چلتا یہ مشن ہے، یہ مدرسہ فیضِ عام

درسِ توحیدو رسالت ،درسِ قرآن وحدیث
روزو شب جس کا لگن ہے، یہ مدرسہ فیضِ عام
شرک وبدعت کفرو ظلمت سے بچا کر قوم کو
راہِ سنت پرمگن ہے، یہ مدرسہ فیضِ عام
ہمت وجرأت سکھائے اپنے اک اک فرد کو
جرأتوں کا اک گگن ہے، یہ مدرسہ فیضِ عام
قوم وملت اور ملکِ ہند کا ہے خیر خواہ
داعیٔ حبِّ وطن ہے، یہ مدرسہ فیضِ عام
یہ مدرسہ صُفَّۂ نبوی کا ہے عکسِ جمیل
بوہریرہؓ کا چلن ہے، یہ مدرسہ فیضِ عام

☆☆☆

سبحٰن ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمدللّٰہ رب العالمین وصلی اللہ علی النبی الامی وآلہٖ وصحبہٖ وسلم